إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ مظہرہ حالات بلند شہر مسمی بہ

قاصمۃ الظہر

فی

بلند شہر

جسمیں وہ واقعات مندرج ہیں کہ جو مابین بندہ عبد الغنی و حافظ محمد عظیم صاحب بلند شہری دربارہ مناظرہ حضرات دیوبند و فاضل بریلوی کے پیش آئے جنکے ملاحظہ سے یہ بات بخوبی روشن ہوجائیگی کہ علماء دیوبند مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی سے ہر طرح مناظرہ کرنے پر مستعد ہیں اور خانصاحب بریلوی کسطرح گریز کرتے ہیں فی الواقع اس واقعہ نے فاضل بریلوی اور اُنکے اتباع کی کمر توڑ دی اور آئندہ کسی کی یہ جرأت نہی کہ علماء دیوبند سے مناظرہ کرنیکا نام لیں سچ ہے اَلْحَقُّ یَعْلُو وَلَا یُعْلٰی

باہتمام مولوی قاری محمد طیب و مولوی قاری محمد طاہر صاحبان سلمہما

۱۹۱۱

در مطبع قاسمی دیوبند طبع شد

مختصر فہرست کتبخانہ قاسمی دیوبند

کتب رد آریہ سماج و ہنود

نام کتاب معہ مختصر تعریف	قیمت
انتصار الاسلام، دیانند سرستی نے جو اسلام پر اعتراض کئے ہیں انکا نہایت محققانہ جواب از سلطان المتکلمین حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانی دار العلوم دیوبند اس مرتبہ مع شرح و حواشی مفیدہ طبع کیا گیا ہے،	۶/
قبلہ نما، انتصار الاسلام کا دوسرا حصہ جس میں استقبال قبلہ اور بت پرستی کے فرق کے علاوہ اور آریہ سماج کے بہت سے شبہات کا عجیب جواب ہے از حضرت مولانا موصوف	۸/
مباحثہ شاہجہانپور جو ایک نہایت عظیم الشان مناظرہ ہے بانتظام گورنمنٹ قائم ہوا تھا جسمیں ہندوستان وغیرہ کے بڑے بڑے مشہور پادری اور پنڈت جمع ہوئے تھے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی بطلب اہل اسلام وہاں تشریف لیگئے تھے آپکی تقریر نے تمام مذاہب باطلہ کے ماننے والوں میں زلزلہ ڈالدیا تھا پہلا حصہ مباحثہ شاہجہانپور کے نام سے شائع کیا گیا ہے قیمت	۷/
میلہ خدا شناسی، مباحثہ شاہجہانپور کا دوسرا حصہ	۳/
حجۃ الاسلام، مصنفہ حضرت مولانا موصوف جسمیں حقانیت اسلام توحید و رسالت کا عقلی ثبوت گوشت خوری کا عقلی ثبوت ہے، طباعت و کتابت دیدہ زیب،	۸/
تحفہ لحمیہ، گوشت خوری کا فطری ہونا اور عقلی ثبوت،	۱/
تقریر [illegible] عقلی د[illegible] دلانیوال[illegible] اہتمام سے طبع کی گئی ہے قابل دید کتاب ہے قیمت	[illegible]

نام کتاب معہ مختصر تعریف	قیمت
مذہب منصور، اثبات توحید و رسالت میں مفید رسالہ	۸/
تحفۃ الہند، یہ مشہور رسالہ ہے جسمیں ہندو مذہب کی خوب قلعی کھولی گئی ہے کہ جسکے پڑھنے کے بعد ایک منصف انسان کو ہندو مذہب پر رہنا دشوار ہے قیمت	۱۰/
نعمۃ الحق، مصنفہ مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب ناظم شعبہ تعلیم و تبلیغ دار العلوم دیوبند جسمیں نہایت عمدہ پیرایہ سے گوشت کو انسان کی فطری غذا ہونا ثابت کیا ہے	۶/
الجہاد الکبیر، ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب میں قرآن مجید پر جو اعتراض کئے ہیں انکا جواب نمبروار شائع ہوکر تیار ہوگیا ہے تینوں حصوں کی قیمت	۶/
رد تناسخ، از حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب،	۴/
مکمل کفر توڑ، قابل دید رسالہ ہے قیمت،	۸/
اعجاز القرآن، مصنفہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی دوسری مرتبہ مع اضافات طبع ہوا ہے	۸/
مطرقۃ الحق، از حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب	۲/
حکمۃ الحق، مصنفہ مولانا موصوف، قیمت	۳/
علم الکلام، از مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی سابق مدرس دار العلوم دیوبند یہ سلسلہ بھی شائع ہوچکا ہے پہلے نمبر میں حدوث عالم وجود باری تعالیٰ اور توحید وغیرہ کا بیان ہے اور دیکھنے کے قابل ہے قیمت	۳/
ایضاً حصہ دوم اسمیں مسئلہ تقدیر وغیرہ کا بیان ہے	۴/
بت شکن۔ آریہ کی تردید میں یہ کتاب بھی منتخب ہے	۹/
حق پرکاش۔ بجواب ستیارتھ پرکاش مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، قیمت،	صر/
ترک اسلام۔ دھرمپال کے ترک اسلام کا جواب از موصوف	۱۲

بناء واقعہ و شکریہ

سب سے پہلے اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ جو واقعہ اہل اسلام کی خدمتمیں پیش کرتا ہوں اُسکی علت کیا تھی۔ خورجہ میں ابتداء ۱۳۲۷ھ ہجری میں چودہری عبد الرحیم صاحب مرحوم نے مدرسہ عربی خازن العلوم بذات خاص جاری کیا جسکا تکفل اپنی ذات سے وابستہ رکھا اور جناب مولنا عماد الدین صاحب شیرکوٹی اُسکے مدرس اول مقرر ہوئے مولنا موصوف کا غایت تعلق مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی سابق مدرس اول مدرسہ فتحپوری زمانہ طالب علمی سے تھا مولانا شبیر احمد صاحب بوجہ تعلق قدیم مولانا عماد الدین صاحب سے ملاقات کے لئے تشریف لائے اور خورجہ میں وعظ فرمایا مولانا عماد الدین صاحب بلند شہر کے حالات سے باخبر ہو چکے تھے مولانا شبیر احمد صاحب کو بلند شہر وعظ فرمانے کے لئے مُصر ہوئے اور دونوں صاحب بلند شہر تشریف لیگئے جنکے ہمراہ جماعت کثیر اہل خورجہ کی تھی جس میں بندہ بھی موجود تھا۔ بروز جمعہ وعظ ہوا جسکے بعد اُس معاملہ کے متعلق جسکو آئندہ پیش کیا گیا ہے بندہ اور حافظ محمد عظیم صاحب میں گفتگو ہوئی۔

پس اصل سبب اُس استیصال بدعات کا جسکے اظہار کے لئے یہ رسالہ ممہد کیا گیا ہے مدرسہ خازن العلوم اور مولانا عماد الدین صاحب ہوئے۔ نیز حضرات علماء دیوبند کی تحریرات کا منگانا موقعہ عشرہ پر علماء دیوبند کو تشریف لانیکی تکلیف دینا مولانا عماد الدین صاحب اور اونکے طلباء کا بار بار بلند شہر جانا۔ طبع رسالہ کا انصرام کرنا وغیرہ وغیرہ امدادیں اِس مدرسہ ہی کے ذریعہ سے پہونچیں جسکے بانی نے نہایت خلوص کے ساتھ اسکو جاری کر کے جمیع مصارف کو اپنی ذات سے متعلق رکھا تھا۔ اہل خورجہ نے اِس طرز پر زیادہ عرصہ نہ چلنے دیا کہ متمنی شرکت ہوئے۔ بالاخر بحکم حضرت مولانا محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند و حضرت مولانا احمد حسن صاحب امروہی بانی مرحوم کو عام شرکت کی اجازت دینی پڑی۔

چودہری عبد الرحیم صاحب مرحوم نہایت فیاض اور کریم النفس شخص تھے مرحوم ۷ ارمحرم کو بیمار ہوئے اور ۲۰ محرم بروز یکشنبہ دار فنا سے راہی دار بقا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ پاک اُنکے پس ماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اُنکا خلف سعید بنائے اور مدرسہ کو جس شوق سے چودہری صاحب مرحوم نے شروع کیا تھا اُسکی طرف متوجہ ہوں۔ آمین ثمہ آمین۔ اور سب سے زیادہ شکر گذار حضرات دیوبند کا ہوں کہ جنہوں نے ادنےٰ اشارہ پر مستعدی مناظرہ کیلئے دستخطی تحریر روانہ فرمائی بلکہ بار بار تحریرات اِس قسم کی روانہ فرمائیں کہ مجھے اُن سے بہت زیادہ مستعدی ہوئی اور میری جرأت بڑھی اگرچہ گفتگو حافظ محمد عظیم صاحب سے بندہ ہی کی ہوئی تھی مگر خلیفہ کریم بخش صاحب ابتداء گفتگو کے وقت سے موجود تھے اور اخیر تک وہ اِس کام کو کرتے رہے اگر کسی وقت مجھے کاہلی ہوئی بھی مگر خلیفہ صاحب نے اول سے آخر تک نہایت مستعدی سے کام کیا جنکا میں نہایت شکر گذار ہوں۔

بندہ عبد الغنی عفی عنہ خورجوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد احقر العباد محمد عبد الغنی خورجوی اہل اسلام کی خدمت میں ملتمس ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ گورنمنٹ انگلشیہ نے ہر مذہب و ملت کو پوری آزادی عطا فرما رکھی ہے چاہیے تھا کہ اس وقت میں فرائض مذہبی کو ادا کرتے اور ترقی اسلام کی تقریری و تحریری کوشش کر کے محاسن اسلام ایسے بیان کرتے کہ دوسرے لوگ بھی اسلام کے شیدا ہو جاتے مگر بد قسمتی سے بہت سے ناعاقبت اندیشوں نے اس آزادی کو بیجا طور پر استعمال کر کے نئے نئے شگوفہ پیدا کر دیئے اور اپنی خواہشات نفسانی کے تابع ہو کر جس کو چاہا مذہبی آڑ میں بہت کچھ کہہ لیا۔ ترقی کیا کرتے گھر کے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کی تدبیریں ڈالدیں چنانچہ عرصہ ہوا فاضل اجل جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی نے علماء دیوبند کی تکفیر میں فتویٰ شائع کیا اور بعض رسائل و اشتہارات بھی کہ جس میں علماء دیوبند کے سب و شتم کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ ساتھ ہی یہ بھی دعوے کہ علماء دیوبند مناظرہ سے گریز کرتے ہیں اس واقعہ نے قلوب اہل اسلام کو پاش پاش کر دیا اور ہر قصبہ و شہر میں اختلاف کی آگ بھڑکا دی۔

بندہ کو نہ ایسی قابلیت کہ ان مباحث کو سمجھے نہ مشاغل سے فرصت نہ کسی گروہ کی بیجا تائید و تردید سے غرض نہ علماء دیوبند سے خواہ مخواہ کی حمیت و عصبیت نہ فاضل بریلوی سے نفرت۔ البتہ یہ خیال ضرور دل میں جاگزین کہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنکو حق جل و علی شانہٗ نے۔ دیانند سرستی بانی مذہب آریہ سماج اور پادری اسکاٹ و نولس وغیرہ جیسے مخالفین اسلام کے مقابلہ میں پیدا کیا۔

جہاں مولانا کی خبر ان کے کان میں پڑی بھاگتے نظر آئے اور آج بھی ان کے متوسلین و معتقدین میں جس قدر اتباع سنت پایا جاتا ہے دوسری جگہ معدوم۔ علیٰ ہذا دیگر حضرات۔ پھر تعجب کہ ان جیسے حضرات کو کافر بنایا جائے بلکہ جو ان کو کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک و شبہہ کرے وہ کافر۔ معاذ اللہ یہ وہ خیال تھا کہ جس نے مولانا بریلوی کے فتویٰ تکفیر کی صداقت سے باز رکھا۔ مگر بقول سلیکی "اگر ان کو نعوذ باللہ کافر نہ سمجھے تو خود دائرہ اسلام سے خارج" اپنے اسلام کی فکر پڑی اور قلب میں

دونوں فریقوں سے دُوری پیدا ہوگئی۔

اتفاقاً مجھے اور خلیفہ کریم بخش صاحب کو ۸ رمضان المبارک بلند شہر جانے کا موقعہ ہوگیا جہاں فاضل بریلوی کے بعض متبعین موجود ہیں اُن سے یہی گفتگو چھڑ گئی جس پر بندہ نے کہا کہ جناب آپ کا کسی کو کافر کہنا اگر وہ عنداللہ مومن کامل ہے کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتا جس پر جواب دیا گیا کہ اگر علماء دیوبند اس الزام سے بری ہیں تو الزام اُٹھانے کی کیوں فکر نہیں کرتے حالانکہ فاضل بریلوی کی طرف سے بہت سے رسائل و اشتہارات طلب مناظرہ کے لئے شائع ہو چکے ہیں۔ میں نے عرض کیا جناب جس طرح فاضل بریلوی نے اشتہارات اور رسائل شائع کر رکھے ہیں اُسی طرح علماء دیوبند کی طرف سے جوابات اور طلب مناظرہ کیا جاتا ہے۔ مگر مناظرہ آجتک کبھی نہ ہوا تحریر کے لئے دونوں جانب سے بہت وسعت ہو اور اُسکا کچھ بھی نتیجہ نہیں اگر ایک مرتبہ تقریری مناظرہ ہوجائے جسکی دونوں جانب سے مستعدی ظاہر کی جاتی ہے اہل اسلام پر اظہار حقانیت ہوجائے اِس کی فکر کیجیے اور طعن و تشنیع سے بچیے۔ بہر صورت یہ ہو کہ کسی جگہ دونوں فریقوں کو جمع کرکے گفتگو کرائی جائے تاکہ اہل اسلام نزاع باہمی سے محفوظ رہیں اگر کوئی فریق آنے سے پہلو تہی کرے سمجھا جائے کہ اسی کی طرف سے گریز ہے جسپر حافظ محمد عظیم صاحب بلند شہری نے فرمایا کہ اگر تم علماء دیوبند کے بلانے کا ذمہ کرتے ہو تو میں فاضل اجل بریلوی صاحب کو خورجہ میں ضرور بلاؤنگا۔ میں نے کہا کہ اگرچہ مجھے اس بارے میں اُن حضرات سے دریافت کرنیکا موقعہ نہیں ملا مگر توکل بخدا اور اون کے تقدس و تدین پر اعتماد کرکے وعدہ کرتا ہوں کہ اُن حضرات کو بمقام خورجہ بغرض مناظرہ و احقاق اگر آپ فاضل اجل احمد رضا خاں صاحب کو لائیں گے تو میں اُنکو بھی ضرور لے آونگا۔

گفتگو مجمع میں اسی پر ختم ہوئی کہ حافظ محمد عظیم صاحب فاضل بریلوی صاحب کو مناظرہ کے لئے خورجہ بُلاویں اور بندہ علمائے دیوبند کو۔

چونکہ اس اختلاف کی آگ بہت سی جگہ پھیل چکی تھی اور یہ صورت اس اختلاف کی بیخ و بنیاد کاٹنے والی معلوم ہوئی اس لئے مناسب سمجھا کہ جہاں تک ممکن ہو نہایت مستعدی سے یہ کام انجام کو پہونچایا جاوے اور جو کچھ نتیجہ برآمد ہو اہل اسلام کی خدمت میں پیش کیا جاوے تاکہ واقعات سے صحیح نتیجہ نکال سکیں اور بلا رسب و شتم سے بچیں۔ اِس لئے خادم نے اِس معاملہ میں نہایت کوشش کی اور جو کچھ واقعات پیش آئے مفصلاً مذکور ہوتے ہیں۔ نتیجہ ناظرین باانصاف کی رائے پر موقوف ہے

جس وقت بندہ بلندشہر سے خورجہ واپس آیا ایک کارڈ رجسٹری شدہ بمضمون مذکورہ ذیل حافظ محمد عظیم صاحب کی خدمت میں ارسال کیا اور یہ التزام کیا کہ جو تحریر جاوے رجسٹری شدہ ہو تاکہ وقت اشاعت پوری سند موجود رہے اور کسی کو اپنی تحریر سے گریز نہ ہو۔

نقل رجسٹری نمبر اوّل بنام حافظ محمد عظیم صاحب بلندشہری منجانب بندہ عبد الغنی خورجوی

عنایت فرمایم جناب حافظ محمد عظیم صاحب تاجر بلندشہر۔ السلام علیکم۔ جناب نے ۸ر رمضان المبارک کو وعدہ فرمایا تھا کہ میں فاضل احمد رضا خانصاحب بریلوی کو مناظرہ کے لئے خورجہ بلادونگا۔ لہٰذا آپ اپنے وعدہ کے موافق تحریر فرمائیے کہ جناب کب تک خانصاحب کو بلائیں گے اور مناظرہ کی کون سی تاریخ مقرر ہوگی۔ مقررہ تاریخ سے مجھے بھی اطلاع دیجائے کہ بندہ بھی علماء دیوبند کو وقت مقررہ کی اطلاع دے جہاں تک ممکن ہو اس کام میں دیر نہ کی جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کام کو آپ کے ہاتھوں کرادیا تو آپ نہایت اجر کے مستحق ہونگے۔ بندہ مولانا احمد رضا خانصاحب کی خدمت مہمانی سے باہر نہ ہوگا جواب سے جلد مطلع فرمایا جاوے

والسلام۔ بندہ عبد الغنی عفی عنہ از خورجہ ضلع بلندشہر۔ مورخہ ۱۵ر رمضان المبارک ۱۳۲۸ھ

یہ رجسٹری ۱۵ر رمضان المبارک کو شیخ محمد عظیم صاحب کی خدمت میں روانہ کی گئی جسکے جواب میں غایت درجہ تاخیر ہوئی مکرر تقاضے بھیجے گئے مگر جواب ندارد بالآخر دیگر ذرائع سے تفتیش شروع کی کہ حافظ صاحب بوقت گفتگو اس قدر مستعدی ظاہر کرتے تھے اب کیا وجہ کہ جواب نہیں دیتے۔ معلوم ہوا کہ حافظ محمد عظیم صاحب نے جو کچھ اپنی زبان سے اُس وقت کہا تھا وہ محض اونہیں کے خیالات نہ تھے بلکہ اونہوں نے جو کچھ اُسوقت فرمایا وہ سب کچھ مولوی کرامت اللہ خانصاحب دہلوی کا پڑھایا ہوا تھا مولوی کرامت اللہ خانصاحب عرصہ دراز سے ہر سال دو مرتبہ بلندشہر تشریف لاتے ہیں اور اثناء وعظ میں جب دیکھتے ہیں کہ اپنے معتقدین کے سوا کوئی نہیں علماء دیوبند پر تعریض کرجاتے ہیں۔

بلکہ جدید واقعہ ۲۸ھ میں یہ پیش آیا کہ مولوی کرامت اللہ خانصاحب جس وقت جامع مسجد بلندشہر میں وعظ فرما رہے تھے درمیان وعظ میں یہ جملہ فرمایا کہ "دیکھا دیوبندیوں کو صاحبزادہ احمد خاں صاحب نے مدرسہ میں پچاس روپیہ دیئے جس کی وجہ سے اُن کو کرسی دی گئی اور جملہ علماء فرش خاک پر بیٹھے" اتفاقاً ایک شخص نے حاجی رحمت اللہ صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب جھونٹ بولتے ہیں۔ کرسی صاحبزادہ صاحب

کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اِس پر حاجی رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب کو ہرگز ایسا نہ کہو اوس شخص نے کہا کہ ایک تو منبر پر بیٹھکر جھوٹ بولے اور کوئی سچ کہے تو آپ سچے کو جھٹلائیں۔ مولوی صاحب نے ختم وعظ پر فرمایا اہل بلندشہر کے عقیدے خراب ہوتے جاتے ہیں اب بلندشہر آنا ٹھیک نہیں (سبحان اللہ مولوی صاحب یہی پیری مریدی ہے اور سفید جھوٹ اسی کو کہتے ہیں کہ آپ ممبر پر بیٹھکر جھوٹ بولیں اور جو سچ کہے اس کے عقیدے درست نہیں) غرض مولوی کرامت اللہ خانصاحب اِسی قسم کی بہت سی تعریفیں علماء دیوبند پر کرتے ہیں اور خانصاحب بریلوی کی عظمت قلوب مریدین میں داقع کرتے ہیں جس کی وجہ سے مریدین مولوی کرامت اللہ خانصاحب علماء دیوبند کی طرف بُرے خیالات رکھتے ہیں اسیوجہ سے حافظ محمد عظیم صاحب نے اِس قسم کے کلمات کہے تھے اور اِسی جرأت پر فاضل بریلوی کے بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب جب تک مولوی کرامت اللہ خانصاحب سے نہ ملیں گے آپ کو جواب نہ دینگے چنانچہ اس واقعہ کی تائید اس سے پوری ہوگئی کہ حافظ محمد عظیم صاحب دہلی تشریف لے گئے اور وہاں سے آکر رجسٹری مندرجہ ذیل روانہ کی۔ جو ۲۰ ارشوال کو ہمارے پاس پہونچی۔

نقل رجسٹری آمدہ منجانب حافظ محمد عظیم صاحب بنام بندہ عبدالغنی خورجوی

بخدمت شریف جناب شیخ عبدالغنی صاحب تاجر خورجہ۔ وعلیکم السلام۔ بجواب آپکے نوٹس مورخہ ۱۹ ستمبر قلمی ہے کہ میں حسب وعدہ اب بھی آمادہ ہوں اور دوبارہ وعدہ کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت عالم اہل سنت بریلوی کو میں تشریف آوری خورجہ پر آمادہ کرونگا اور خورجہ لے آؤنگا اور آپ حضرات علماء اہل دیوبند کے بلانے کے ذمہ دار ہیں لہٰذا عرض ہے کہ قبل اس کے کہ آپ ان حضرات کے بلانے کا قصد فرمادیں اُن حضرات کی قلمی و دستخطی تحریر اس مضمون کی منگوادیجئے کہ ہم مولانا صاحب موصوف سے اُن مسائل مختلفہ میں جو عام مسلمانوں کے اختلاف کا باعث ہورہے ہیں جنکی بنیاد پر علماء حرمین طیبین نے تکفیر کی ہے مناظرہ کے واسطے طیار و آمادہ ہیں اور بمقام خورجہ ضلع بلندشہر تاریخ مقررہ فریقین پر مناظرہ کے واسطے آجاویں گے۔ آپ اس تحریر پر غالباً یہ جواب دینگے کہ اسی طرح مولانا صاحب کی طرف سے بھی تحریر آنا چاہئے مگر غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ جناب مولانا صاحب موصوف کی طرف سے برابر پیہم چند سال سے بذریعہ مطبوعہ رسائل و اشتہارات طلب مناظرہ کیا جارہا ہے۔ برائے مہربانی ملاحظہ ہو

ظفر الدین الجید۔ظفر الدین الطیب۔بطش غیب۔صدائے مناظرہ۔کین کش۔پنجہ پیچ۔بارش سنگی۔
پیکان جانگداز۔ونوٹس ہائے اول ودوم وسوم وچہارم وپنجم وششم وغیرہ۔

یہ تمام رسائل واشتہارات بطلب مناظرہ بذریعہ ڈاک بصیغہ رجسٹری اکابر علماء دیوبند مولوی اشرف علی صاحب تھانوی۔ومولوی خلیل احمد صاحب انبہٹوی ومولانا محمود حسن صاحب دیوبندی مدرس اول مدرسہ دیوبند بھیجی جاچکی ہیں۔تاہم اب کہ آپ اس دینی خدمت کا بیڑا اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ کو یہ بھی اجازت دی جاتی ہے کہ اگر یہ تینوں حضرات خود مناظرہ پر آمادہ نہ ہوں تو اپنی طرف سے جس کو چاہیں وکیل مطلق قرار دیں اور لکھدیں کہ ہمارے وکیل کا ساختہ پرداختہ مثل ہماری ذات کے متصور ہوگا گر یہ تمام صورتیں کہ خود مناظرہ کریں یا کسی کو اپنا وکیل مقرر کریں اول تحریری طے ہوجانا لازمی ہیں آپ جس وقت اِن حضرات کی تحریرات منگالیں مطلع فرمادیں۔میں اپنے ایفاء وعدہ کے واسطے تیار ہوں اور جو امور متعلق انتظام مناظرہ وتقرر تاریخ وغیرہ ہوں گے اوس وقت طے ہونگے
مکرر عرض ہے کہ آپ جس کام کا بیڑا اوٹھاتے ہیں یہ معمولی کام نہیں ہے۔اس میں رؤساء وعمائدین اہل اسلام کی شرکت بھی ضروری ہے۔یہ علماء کا علمی ودینی مناظرہ ہے نہ معلوم کس مدت تک ختم ہو لہذا اطلاعاً عرض ہے کہ اس کے تمام مصارف کے حسب وعدہ آپ ہی متکفل ہوں گے۔

الراقم حافظ محمد عظیم عفی عنہ از بلندشہر
مورخہ ۱۷ شوال المکرم ۱۳۲۸ھ ہجری
مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۰ء

اہل انصاف کو اس رجسٹری سے بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا کہ علماء دیوبند کی تحریر طلب کرنے اور فاضل بریلوی کی تحریر نہ منگانے میں انصاف کا کیسا خون کیا ہے جبکہ علماء دیوبند کی طرف سے مقدار کثیر میں رسائل واشتہارات بھی شائع ہوچکے ہیں۔نیز آخر میں دھمکی دیکر کہتے ہیں کہ یہ معمولی کام نہیں اسمیں روساء عمائدین اہل اسلام الخ خیر ہمیں کام کرنا تھا سو کیا۔اللہ جل شانہ نے حق کو خوب واضح کردکھایا رجسٹری مذکورہ بالا کا جواب اگر ہم چاہتے تو خود دیدیتے لیکن ہمیں اس معاملہ کو انجام کو پہونچانا تھا اس لئے مناسب سمجھا کہ رجسٹری آمدہ بلندشہر معہ باقی حالات کے دیوبند روانہ کردی جائے تاکہ تحریر آنے کے بعد جواب دیا جائے۔جس وقت حضرات علماء دیوبند کی دستخطی تحریر مندرجہ ذیل ہمارے پاس پہونچی نہایت

ستعدی سے حافظ محمد عظیم صاحب کی خدمت میں جواب دیا گیا جو بعد اندراج تحریر دستخطی نقل کیا جائیگا۔

نقل تحریر دستخطی آمدہ از دیوبند معہ دستخط حضرات ثلاثہ

باسمہٖ تعالیٰ حامدًا و مصلیًا

فوٹو کا فتوے منسوب بجانب حضرت مولانا مولوی حافظ رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہٗ العزیز اور بعض عبارات تحذیر الناس و براہین قاطعہ و حفظ الایمان کی وجہ سے جو ہم پر اور ہمارے اساتذہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین پر مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی نے الزام و اتہام توہین خداوند عالم جل و علی شانہٗ و توہین جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا لگا کر تکفیر کی اور کرائی ہے۔ امور مذکورہ میں خانصاحب سے ہم تقریری مناظرہ کرنے کو بالکل مستعد و آمادہ ہیں۔ بقاعدہ مسلمہ خانصاحب الاہم فالاہم ان مسائل کے طے ہونے کے بعد اور بھی جو اُن کے اور ہمارے درمیان مسائل مختلفہ ہیں گفتگو کے لئے آمادہ ہیں خانصاحب بھی اپنی تحریر مستعدی مناظرہ کے بارہ میں بھیجدیں فقط اگر مناظرہ کے وقت کسی کو کوئی عذر پیش آوے تو وہ اپنا وکیل باضابطہ پیش کریگا کہ جس کا ساختہ پرداختہ عین موکل کا سمجھا جائیگا۔

خلیل احمد بقلم خود　　بندہ محمود عفی عنہ　　اشرف علی عفی عنہ بقلم خود

تحریر مذکورہ بالا سے حضرات دیوبند کی مستعدی بخوبی ظاہر ہے اس تحریر کے ہمراہ جو دوسرا پرچہ آیا تھا اُس میں تحریر فرماتے ہیں۔ یہ تحریر جاتی ہے اس کو آپ نہایت احتیاط سے رکھئے اور اس معاملہ کو نہایت زور کے ساتھ کیجئے۔ بلند شہر کو جواب روانہ کیجئے اور اس معاملہ میں نہایت تاکید کیجئے حافظ محمد عظیم صاحب سے یہ مطالبہ کیجئے کہ حسب وعدہ آپ جناب احمد رضا خانصاحب کو لائیں اور اونکی تحریر پیش کرکے ہماری تحریر لے لیں اور اگر وہ نہ آئیں تو ایک محضر نامہ تیار کرنا چاہیے جس پر سب کے دستخط کرانے چاہئیں۔ وغیرہ۔

یہ تحریر آنے کے بعد بندہ کی طرف سے مذکورہ ذیل جواب دیا گیا

نقل رجسٹری نمبر۲ بنام حافظ محمد عظیم صاحب منجانب بندہ عبد الغنی خورجوی

باسمہٖ تعالیٰ حامداً و مصلیاً و مسلماً

جناب حافظ محمد عظیم صاحب تاجر بلند شہر، السلام علیکم۔ بجواب تحریر سامی محررہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۰ء عرض ہے کہ جناب نے فاضل بریلوی سے تحریر نہ طلب کرنے کی وجہ یہ تحریر فرمائی ہے کہ جناب فاضل بریلوی کی طرف سے اس قدر رسائل و اشتہارات بطلب مناظرہ حضرات علماء دیوبند کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری بھیجے گئے۔ تو مہربانم اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ ان رسائل و اشتہارات کے مصنف و مشتہر جناب خانصاحب بریلوی ہیں اس لئے اُن کی قلمی تحریر و دستخط کی حاجت نہیں بخلاف اُن رسائل و اشتہارات کے کہ جو حضرات دیوبند کی طرف سے شائع ہوئے کہ اُنکے مصنفین اُن حضرات کے خدام و معتقدین ہیں اس لئے وہ بجائے اون کی تحریر کے نہیں ہو سکتے تو مہربانی فرما کر وہ تمام رسائل و اشتہارات بندہ کے پاس بھیجدیجئے جہاں تک میرا علم ہے ان میں ایک رسالہ بھی خانصاحب بریلوی کا نہیں ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ فاضل بریلوی کے کسی مُرید یا معتقد نے شائع کئے ہیں۔ تو پھر انصافاً آپ ہی فرمائیے کہ ادہر کے رسائل و اشتہارات۔ اسکات المعتدی، آخری اتمام حجۃ، چپ شاہ بریلوی گرفتار، مجدد بریلوی سے مناظرہ مناظرہ کی انتہائی کوشش، النعل الاکبر علی راس الآخر۔ بئیس المہاد لمن یخلف المیعاد، الیوم الموعود علی ناکس العہود، انتصاف البری من الکذاب المفتری، رد التکفیر علی الفحاش الشنطیر، السوء النقم علی مکفر نفسہ من حیث لا یعلم وغیرہ وغیرہ جو وقتاً فوقتاً خاص مناظرہ ہی کے لئے فاضل بریلوی کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری و ڈاک و دستی بھیجے گئے۔ کیوں دستخطی تحریر کا کام نہیں دیتے۔ مہربانم انکو ملاحظہ فرما کر ہم سے بھی آپ تحریر نہ طلب کرینگے۔ لیکن ہم کو تو اس نزاع کے اوٹھانیکا ثواب حاصل کرنا ہے اتنے جواب پر اکتفا نہ کرینگے جناب نے نہایت بہتر کیا کہ تحریر دستخطی طلب فرمائی کیونکہ اس سے قبل جناب حافظ صاحب گیسوپور والوں نے بھی یہی وعدہ فرمایا تھا کہ جب جناب مولانا خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم چندیا نہ تشریف لا دیں گے تو ہم جناب خانصاحب بریلوی کو لے آئینگے۔ جناب مولانا خلیل احمد صاحب نے صاف تحریر فرما دیا تھا کہ ہم بالکل مستعد ہیں جس وقت جناب خانصاحب بریلوی فرما دیں حاضر ہو جاویں مگر اسکے بعد گیسوپور کے صاحبوں نے بالکل سکوت اختیار کیا اور چپ ہو بیٹھے نیز دیوبند کے بے نظیر جلسہ دستار بندی میں مولوی

محمد حسین صاحب میرٹھی کو جناب خانصاحب بریلوی نے خط دیکر بھیجا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے بحیثیت وکالت جناب شیخ وحید الدین صاحب و جناب شیخ بشیر الدین صاحب رئیسان میرٹھ و جناب قاضی عبد الغنی صاحب منگلوری وغیرہم معزز حضرات کے روبرو انہیں حضرات کے دستخطوں سے مزین معاہدہ تحریر کیا جسکا مفصل ذکر بیس المہاد لمن یخلف المیعاد میں ہے، جناب خانصاحب بریلوی اُس معاہدہ کا ذکر ہی نہیں فرماتے، ہرچہ گذشت گذشت آپ نے وعدہ فرمایا اور آپ اپنے وعدہ پر پختہ ہیں آپ کے طلب فرمانے پر فاضل بریلوی تشریف لے آدینگے بنظر بالا اِس بارہ میں تو آپ کو ضرور ہی تحریری دستاویز حاصل کرنی چاہئے اور ہم کو عنایت فرمانی چاہئے نہ کہ ہم سے اولٹی تحریر طلب فرماویں۔ تاہم چونکہ ہم کو کام کرنا ہے ہم نے حضرات اکابر علماء دیوبند کی خدمت میں عریضہ لکھا اُن حضرات کی تحریر ہمارے پاس آگئی وہ بالکل مُستعد ہیں آپ بھی جناب خانصاحب بریلوی کی مُہری دستخطی تحریر حاصل فرمالیں کہ جناب خانصاحب بریلوی وقت معینہ پر بغرض مناظرہ تشریف لاوینگے پھر اُس کے بعد ایک روز کے واسطے آپ یہاں تشریف لے آئیں اپنی تحریر ہمکو عنایت فرمائیں اور ہم سے اس طرف کی تحریر لے لیں اُسکے بعد واجبی اور انصافی طور سے شرائط مناظرہ کو طے فرما کر تاریخ معین کر کے اعلان دیدیا جاویگا۔ مصارف کے متعلق جو بندہ نے قبل میں عرض کر دیا ہے اُس سے مجھے کسی وقت انکار نہیں۔ اپنے حضرات کا تو میں ذمہ دار ہوں اور موافق تحریر سابق خانصاحب بریلوی کی بھی خدمت مہمانی سے باہر نہیں بلکہ اُنکے ہمراہ تین چار آدمی اور بھی ہونگے تو مجھے پانچ حضرات کی خدمت سے کسی طرح دریغ نہ ہوگا۔ ایسے حضرات کی خدمت باعثِ اجر جانتا ہوں۔ فریقین کے شائقین مناظرہ اپنا انتظام خورونوش خود فرمائیں گے، منتظمین مناظرہ جمیع مناظرہ کے شائقین کے تکفل سے بری ہوں گے اگر اس مُستعدی کے بعد بھی خانصاحب بریلوی نے انکار فرمایا اور یہ کہدیا کہ ہم نے حافظ محمد عظیم صاحب کو کب وکیل بنایا تھا جو اُن کا وعدہ ہمارے ذمہ پورا کرنا ہو تو براہِ انصاف آپ کو اس کی شہادت دینی لازم اور آپ کو خانصاحب اور اونکے اعتقادات سے علیحدگی اختیار فرمانی ہوگی۔ اگر خانصاحب بریلوی مناظرہ پر آمادہ نہ ہوں یا ایسے شرائط لگائیں جنکا بالفاظ دیگر یہ مطلب ہو کہ مناظرہ منعقد نہ ہو تو موافق اعلان انصافِ البری اور ردّ تکفیر کے اُسطرف کا جو کوئی بھی مناظرہ پر آمادہ ہو گفتگو کرے اور خانصاحب بریلوی اور اونکے معتقدین کی جو اُنکے ہی اقوال سے تکفیر ثابت کی ہے اوس کو ہی اٹھادیں اور حضرات اہل دیوبند کے اکابر پر جو الزامات توہین خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہیں ثابت کر دے اس طرف

سے بھی ان حضرات کے شاگردان شاگرد اس امر کے لئے مستعد و آمادہ ہیں، اگر خانصاحب بریلوی خود تشریف نہ لاویں اور خود مناظرہ نہ کریں اور آپ بھی اپنی ہمت صرف فرماکر مجبور ہوجائیں تو اس آخری شق کو اختیار فرمالیجئے مگر تصریح یہ فرما دیجئے کہ جناب فاضل بریلوی خود مناظرہ نہیں فرماتے اس وجہ سے شق ثانی کو بمجبوری اختیار کیا گیا۔ ہماری طرف سے بفضلہ تعالیٰ بڑے چھوٹے مناظرہ اور احقاق حق و رفع نزاع باہمی کے لئے ہر طرح مستعد ہیں۔ جناب خانصاحب بریلوی جس صورت کو اپنے لئے پسند فرماویں ہم لوگ حاضر ہیں اب سب کچھ آپ جلد کیجئے مگر عرض ہے کہ ہمارے پاس حضرات اکابر علماء دیوبند کی دستخطی تحریر آگئی آپ منگانے میں عجلت فرمائیں اور اس کار خیر کو انجام کو پہونچائیں، آپ اپنی تحریرات کے مطابق جلد بلائے اور اس کام کے انجام پہونچانے میں تامل نہ فرمائیے

والسلام بندہ عبد الغنی از خورجہ ضلع بلند شہر و بندہ کریم بخش عرف خلیفہ کلن تاجر خورجہ،

مورخہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۱۰ء

جس وقت یہ رجسٹری جناب حافظ محمد عظیم صاحب کی خدمت میں پہونچی فوراً مشورہ کرنے والوں سے مشورہ کرکے جناب حافظ محمد حسین صاحب بلند شہری کی معرفت فاضل بریلوی کی خدمت میں بھیج دی خانصاحب بریلوی اشتہارات و رسائل لکھنے میں تو نہایت چست و چالاک مگر خدا جانے اس رجسٹری نے کیا اثر ڈالا کہ چوبیس روز بعد حافظ محمد حسین صاحب اُسکا جواب لیکر بلند شہر پہونچے جس وقت فاضل بریلوی کا خط حافظ محمد عظیم صاحب کے پاس پہونچا حافظ صاحب نے مندرجہ ذیل خط بنام بندہ روانہ کیا،

نقل خط مرسلہ حافظ محمد عظیم صاحب بنام بندہ عبد الغنی خورجوی

کرم فرمائے من جناب شیخ عبد الغنی صاحب۔ السلام علیکم۔ مزاج مبارک،

بجواب خط مرسلہ آنجناب گذارش ہے کہ آپ کا خط بجنسہ خدمت میں جناب مولانا مولوی احمد رضا خانصاحب بھیجا گیا تھا۔ اوسکا جواب اونہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ تم اور شیخ عبد الغنی صاحب اِس مشورہ کو آپس میں طے کر لو لہٰذا آپ صرف گھنٹہ بھر کے واسطے بلند شہر تشریف لائیے اور اوس خط کو ملاحظہ کر لیجئے اور اُن شرطوں کو طے کر لیجئے اور جو خط جناب مولانا اشرف علی صاحب وغیرہ کا آپ کے پاس آیا ہے اوس کو ہمراہ لائیے تاکہ دونوں خطوں کی شرائط باہم طے ہوجاویں جہاں تک ممکن ہو جلد تشریف لائیے

کار خیر میں دیر مناسب نہیں۔ چونکہ میری طبیعت علیل ہے ورنہ خود حاضر ہوتا فقط والسلام

المرسل حافظ حاجی محمد عظیم سوداگر بلند شہر

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۰ء

اِس خط سے اولاً یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو تحریر ہماری مطلوب ہے وہ نہیں بھیجی گئی کیونکہ مشورہ کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے ثانیاً یہ بھی تحریر ہے کہ جو خط بریلی سے آیا ہے دیکھ لیجئے۔ امر اوّل مشکوک ہونے کی وجہ سے طبیعت مُردہ ہوگئی کیونکہ عرصہ سے یہی خیال تھا کہ فاضل بریلوی کی تحریر آجاوے تو انتظام مناظرہ کا فکر کریں اور پُرشان جلسۂ مناظرہ دیکھیں یہ اُمید تو گئی گذری مگر پھر یہ خیال ہوا کہ معلوم نہیں خانصاحب کیا تحریر فرماتے ہیں اور چونکہ شرائط طے کرنے کو لکھا تھا مناسب معلوم ہوا کہ کسی کو ہمراہ چلنے کی تکلیف دوں چنانچہ اگلے ہی روز خلیفہ کریم بخش صاحب وجناب مولانا عماد الدین صاحب مدرس مدرسہ خازن العلوم کو ساتھ لیکر حافظ صاحب کی خدمت میں پہونچا بعد ما وجب وہ خط جو بریلی سے آیا تھا طلب کیا۔ حافظ صاحب نے جو کچھ جواب دیا بالکل معاملات سابقہ سے بے تعلق تھا۔ جس کا مفصل حال آئندہ رجسٹری میں ملیگا اسوقت آخری گفتگو یہ ہوگئی تھی کہ یہ جواب جو بریلی سے آیا ہے بالکل بے تعلق ہے۔ مولوی احمد رضا خانصاحب سے یہ تحریر منگانی چاہیئے کہ ہم مناظرہ کے لئے آسکتے ہیں یا نہیں۔ حافظ صاحب نے یہی وعدہ کیا کہ اب میں خود جاکر یہ تحریر لاؤنگا۔ اس کے بعد چونکہ پھر عرصہ دراز گذر گیا اور حافظ صاحب نے کوئی جواب نہیں بھیجا اور دیوبند سے متواتر تقاضے آئے اس لئے بطور تقاضا رشد ید رجسٹری مندرجہ ذیل اُنکے نام روانہ کی گئی۔

نقل رجسٹری نمبر ۲ بنام حافظ محمد عظیم صاحب منجانب بندہ عبد الغنی

عنایت فرمائم جناب حافظ محمد عظیم صاحب۔ السلام علیکم، جناب نے جو تحریر ۲۴ ذیقعدہ مطابق ۲۷ نومبر ہمارے پاس خورجہ روانہ کی تھی اُس میں یہ تحریر تھا کہ ہم نے تمہاری رجسٹری بجنسہٖ مولانا بریلوی کی خدمت میں روانہ کردی تھی اُس کا جواب وہاں سے آگیا ہے آپ ایک روز کے واسطے بلند شہر تشریف لائیے اور اُس خط کو دیکھ لیجئے اور دونوں تحریروں کے مطابق طے کر لیجئے۔ آپ کی تحریر کے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چونکہ جناب نے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ شرائط طے کرلیں بمطابق

اور نہایت تنگی کے لئے مولانا عماد الدین صاحب مدرس مدرسہ خازن العلوم خورجہ کو بھی بلند شہر لیجانے کی تکلیف دی۔ مولانا صاحب یہاں سے تشریف لیجا کر بلند شہر جناب محمد خاں صاحب رئیس بلند شہر کے مکان پر مقیم ہوئے اور ہم دونوں آپ کی خدمت میں پہونچے اور آپ کی تحریر کے مطابق ہم نے وہ تحریر جو بریلی سے آئی تھی طلب کی جناب نے جسکے جواب میں فرمایا کہ جو تحریر جناب مولانا صاحب بریلوی کی آئی ہے وہ حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی کے نام ہے میں نے آپ کو اس لئے بُلایا ہے کہ مولانا بریلوی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ تم اور عبد الغنی آپس میں مشورہ کرلو اور یہ خط جو مولانا اشرفعلی صاحب کے نام کا آپ کے پاس جاتا ہے اسکو پانچ آدمی بلند شہر کے اور پانچ خورجہ کے لیکر تھانہ بھون جاویں اور مولانا کو یہ خط دیں اور مولانا سے جواب لے لیں اگر مولانا اس کا جواب نہ دیں تو رسید لیلیں کہ یہ خط ہمارے پاس پہونچا۔ اسپر میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے تو یہ تحریر فرمایا تھا کہ مولانا بریلوی کی تحریر آگئی اسکو دیکھ لیجئے مگر اب آپ یہ فرماتے ہیں اس پر میں اور آپ مولانا کے پاس جناب محمد خانصاحب کے مکان پر آئے اور اس تقریر کو جو آپ کے اور میرے درمیان ہوئی تھی نقل کیا۔ مولانا نے آپ کا خط جو ۲۴ ذیقعدہ کو گیا تھا نکال کر فرمایا کہ آپ کی تحریر میں بُلانے کے بعد یہ لکھا ہوا ہے کہ اس خط کو جو بریلی سے آیا ہے دیکھ لیجئے لہٰذا آپ اُس خط کو دکھلائیں تاکہ جس غرض سے ہم آئے ہیں اور آپ نے بلایا ہے وہ پوری ہو۔ اُسکے بعد آپ نے شرائط کو تحریر لیا ہے وہ بھی ہو جائیگی آپ نے فرمایا کہ میں وہ خط لاتا ہوں آپ جاکر ایک خط جو خانصاحب بریلوی کے دستخط سے مزین تھا لائے جس کا مضمون سابق میں آپ نے بیان کر دیا تھا اور آپ نے یہ فرمایا کہ دوسرا خط جو مولانا تھانوی کے نام ہے وہ علیحدہ ہے جس کے دکھلانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ کے اس بیان اور خط کے دکھلانے پر مولانا عماد الدین صاحب نے فرمایا کہ جناب ہم نے آپ سے اپنی رجسٹری کا جواب طلب کیا ہے اور یہ چاہا ہے کہ خانصاحب بریلوی اپنی دستخطی تحریر اس مضمون کی عطا فرمائیں کہ ہم تاریخ مقررہ مناظرہ پر آجاوینگے، جیسے آپ نے ہم سے طلب کی تھی اور ہم نے منگائی۔ جو ہمارے پاس اس وقت موجود ہے۔ اسی مضمون کی آپ بھی منگادیں تعجب کہ آپ بجائے دستخطی تحریر کے خانصاحب بریلوی کا خط جو انہوں نے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے نام تحریر فرمایا جواب میں پیش کرتے ہیں، مکرمی آپ ہی سوچئے کہ آیا آپ اپنا وعدہ پورا کر رہے ہیں اور یہ جواب اپنے وعدہ کے مطابق دے رہے ہیں یا اُس کے خلاف،

ہمیں اس بات سے کیا بحث کہ فاضل بریلوی آپ کو کیا تحریر فرماتے ہیں چاہے آپ اوسپر عمل کریں اور چاہے نہ کریں ہم کو تو آپ اس مضمون پر دستخط کرا کر اپنے وعدہ کے مطابق منگا دیجئے کہ تاریخ مقررہ مناظرہ پر ہم آسکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا اور آپ کو بڑا دعویٰ تھا کہ میں ضرور بلا دونگا۔ آج وہ دعویٰ کہاں گیا۔ اگر فاضل بریلوی کی تحریر آجاتی تو ہم صرف مناظرہ کا کچھ انتظام کرتے،

آپ نے جب فاضل بریلوی کو ہماری رجسٹری بجنسہٖ روانہ کی تھی تو اُنکے جواب میں اونکو لازم تھا کہ آپ کو یہ تحریر کر دیتے کہ ہم آپ کے وعدہ کے موافق وقت پر آجائیں گے یا انکار صاف کر دیتے نہ کہ جواب میں آپکو یہ تحریر کرتے۔ کہ آپ اِس ملفوف خط کو مولانا تھانوی کی خدمت میں لیجائیے، اور کسی دوسرے کو نہ دکھائیے۔ نیز خانصاحب بریلوی کو کسی مناظرہ سے اِس بارہ میں گفتگو کرنا چہ معنی دارد باوجودیکہ آپ کی اور ہماری تحریر میں کہیں یہ تخصیص موجود نہیں کہ فقط مولانا تھانوی ہی مناظر ہونگے آپ کی تحریر اوّل میں حضرت مولانا محمود حسن صاحب صدر المدرسین مدرسہ عالیہ دیوبند اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدرس اوّل مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور اور حضرت مولانا اشرفعلی صاحب مدفیوضہم العالیہ کے دستخط طلب ہیں اور یہی مناظر ہیں یا انکی طرف سے کوئی وکیل۔ پھر تعجب کہ خانصاحب بریلوی باوجود سب باتوں کے مولانا تھانوی کے نام خط تحریر کریں۔ مولانا عماد الدین صاحب نے جس وقت یہ تمام باتیں سمجھائیں او بحمد اللہ آپ سمجھ بھی گئے اور یہ فرمایا کہ بے شک مولانا اشرفعلی صاحب کے نام خط لکھنا اس واقعہ سے کوئی نسبت نہیں رکھتا میں پھر خانصاحب بریلوی کی خدمت میں خط لکھتا ہوں اور یہ لکھتا ہوں کہ جو والا نامہ آپ کا آیا وہ خورجہ والوں کی رجسٹری کا جواب نہیں ہو سکتا آپ کی تشریف آوری کے متعلق میں نے وعدہ کر لیا ہے آپ تشریف لائیے ورنہ اس وقت جناب کا تشریف نہ لانا گویا دلیل مغلوبیت ہوئی جاتی ہے اور ایک تحریر ایسی ہمارے پاس روانہ فرما دیجئے کہ جس سے خورجہ والوں کو اطمینان ہو جائے کہ آپ وقت پر تشریف لاوینگے خورجہ والے دیوبند سے اسی مضمون کی تحریر منگا چکے اخیر گفتگو پر آپنے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں خود بریلی جاؤنگا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مضمون پر دستخط کرا کر لاؤنگا۔

جناب من۔ آج اس گفتگو کو پندرہ روز ہوگئے آپ نے ابھی تک کچھ جواب نہیں دیا مناسب کہ جلد اس معاملہ کو طے کر دیجئے جسوقت سے دیوبند سے ہمارے پاس دستخطی تحریر آئی ہے اُسوقت سے دیوبند سے تقاضہ پر تقاضہ چلا آرہا ہے کہ نہایت کوشش سے اس کام کو کرو۔ ہم کو جواب

دیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، ہم کیا جواب دیں آپ نے نہایت تساہل کر رکھا ہے۔ بھلا انصافاً آپ ہی فرمایئے کہ ہم دیوبند کو کیا جواب دیں۔ فاضل احمد رضا خانصاحب بریلوی نے بہت سے اشتہارات و رسائل اس مضمون کے شائع کر رکھے ہیں کہ ہم مناظرہ کے لئے مستعد ہیں اور آپ کی اول رجسٹری میں بھی یہ مضمون موجود تھا کہ اونکی طرف سے برابر رسایل و اشتہارات طلب مناظرہ کے لئے شائع ہوتے رہتے ہیں اگر فاضل اجل بریلوی کا واقعی یہی ارادہ ہے کہ مناظرہ کر کے وہ مسائل کہ جنمیں خانصاحب اور اہل دیوبند میں اختلاف ہے اُس اختلاف کو اُٹھا دیں تو ایسا موقع پھر کون سا ملسکتا ہے کہ اہل دیوبند میں سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ احقاق حق اور اظہار حق کے واسطے موجود ہو۔ خانصاحب بریلوی کو ضرور اس وقت ایسی تحریر دیدینی چاہیے جسکے بعد انتظام مناظرہ کا فکر کیا جاوے۔ کیونکہ جب تک دونوں طرف سے پختگی معلوم نہ ہو اوس وقت تک کچھ انتظام نہیں ہوسکتا مہربانم جلد اس قصے کو طے کرا دیجیے اور فاضل اجل بریلوی کو بہت جلد اچھی طرح اطلاع دیجیے یہ بہت اچھا موقعہ ہے حضرات دیوبند کی تحریر آچکی آپ کیوں تامل کرتے ہیں اور مناظرہ میں بہتر طریقہ مناظرہ تقریری ہے تحریری میں کچھ نہیں ہوسکتا ہر شخص اپنی کہے جاتا ہے۔ بہتر کہ جلد کوشش مناظرہ تقریری کی جاوے آپ نے اوس وقت تو نہایت بھروسہ اور ناز سے بلانے کا دعوے کیا تھا آج کیا ہوگیا اور کیسا تامل ہے، کیا آپ نے وعدہ نہیں کیا تھا اگر کیا تھا آپ کے ذمہ اوس کا ایفاء ضروری نہیں،

مہربان من اگر وہاں جا کر یہ کام ہو تو ضرور کیجیے اگر یہ کام آپ کے ہاتھوں ہوگیا تو یقیناً جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بہت بڑا کام لے لیا اور عرصہ دراز کا اختلاف آپ کے ذریعہ سے اوٹھا دیا جس کا بیحد ثواب آپ کو ملیگا، اب براہ مہربانی جلد اس کام کو انجام کو پہونچایئے اور جس کام کو آپ فرمائیں ہم ہر طرح مستعد و آمادہ ہیں۔ اگر خانصاحب بریلوی تحریر نہ دیں تو بھی ہمیں اطلاع دیجیے غرض خاموش ہو کر رہ جانا ٹھیک نہیں جس طرح ہوسکے جلد اس معاملہ کو طے کیجیے فقط والسلام،

بندہ عبدالغنی تاجر خورجہ و خلیفہ کریم بخش عرف خلیفہ کلن تاجر خورجہ

مورخہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ ہجری یوم العرفہ

حافظ محمد عظیم صاحب نے اس رجسٹری کا بھی کچھ جواب نہیں دیا، اس رجسٹری کے روانہ کرنے سے قبل اور بعد میں حضرات دیوبند کی متواتر تحریرات آتی رہیں ہر تحریر میں یہی تقاضا کہ اس کام کو جلد کیا جائے تاخیر کیوں کی جاتی ہے نہایت زور سے یہ کام انجام کو پہونچایئے، چنانچہ حضرت

سید المحدثین و سند المتکلمین جناب مولانا محمود حسن صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں حافظ محمد عظیم صاحب بلند شہری نے کیا جواب دیا اُن سے جواب جلد لینا چاہئے اور اس معاملہ کو طے کرنا لازم ہے اگر اُن سے کچھ نہیں ہو سکتا تو صاف انکار کریں اور اپنی مجبوری کا اقرار کر لیویں ۔ نیز دیگر تحریرات حضرات دیوبند اسی مضمون کی پہونچیں کہ بہت سرگرمی سے جس طرح ہو سکے اس کام کو کیا جاوے مگر افسوس حافظ محمد عظیم صاحب نے کچھ بھی جواب نہیں دیا قبل اس کے جناب محمد خانصاحب رئیس بلند شہر کے مکان پر حافظ صاحب سے یہ عہد لے لیا گیا تھا کہ اگر فاضل بریلوی تشریف نہ لاسکے تو آپ کو دستخطی تحریر اس مضمون کی دینی ہوگی کہ میں نے خانصاحب بریلوی کو مناظرہ کے لئے ہر چند مستعد و آمادہ کیا مگر خانصاحب بریلوی نے مناظرہ سے گریز کیا اور یہ بھی حافظ صاحب سے کہدیا تھا کہ آپ تحریر نہ بھی دیں تو بھی درصورت نہ آنے کے فاضل بریلوی کا مناظرہ سے فرار اور گریز سمجھا جائیگا ۔ یہ سب گفتگو قبل رجسٹری نمبر ۳ کے ہو چکی تھی ۔ جب اس رجسٹری ثالث کا بھی جواب نہ دیا مجبوراً مجھے پھر حافظ محمد عظیم صاحب کی خدمت میں بلند شہر آنا پڑا اور حافظ صاحب سے اپنی رجسٹری کا اس طرح جواب طلب کیا ۔

حافظ صاحب اب اس معاملہ کو عرصہ دراز گذر گیا یا تو آپ نے تحریر بریلی سے منگائی ہوتی اگر یہ نہو سکا تو آپ کو لازم ہے کہ آپ اب یہ تحریر اپنے ہاتھ سے لکھد یجئے کہ میں نے بہت کوشش کی مگر فاضل بریلوی کچھ جواب نہیں دیتے ۔ حافظ صاحب سوائے خاموشی کے کچھ جواب نہیں دیتے تھے بالآخر کہا گیا کہ کچھ تو فرمائیے جس پر حافظ صاحب بولے کہ کوشش کرونگا اب تک تو کچھ جواب نہیں ہوا آئندہ کوشش کرونگا ۔ کہا گیا کہ آپ مدت مقرر کر دیجئے کہ ایک ماہ یا دو ماہ یا چار ماہ میں ہم یہ تحریر منگا دینگے مگر حافظ صاحب فرماتے رہے کہ مدۃ تو مقرر نہیں کرتا جب خدا چاہیگا بلادوں گا بندہ کو بصد حسرت و افسوس بلند شہر سے واپس آنا پڑا ۔

خورجہ آکر اب یہ فکر ہوئی کہ حضرات دیوبند کو کیا جواب دیں اُن کو کیا منہ دکھلائیں کیونکہ اپنی نہایت مستعدی پر حضرات دیوبند کی دستخطی تحریر منگائی تھی ۔ بالآخر نتیجہ یہ نکالا کہ ایک روز بلند شہر جاکر عمائدین شہر کو جمع کیا جائے اور من اولہ الی آخرہ تمام خط و کتابت اُن کو سنائی جائے جس میں حافظ محمد عظیم صاحب بھی موجود ہوں اگر اُس وقت حافظ محمد عظیم صاحب تحریر کر دیں تو فبہا ورنہ اُن ہی حضرات سے اس کا فیصلہ کرا لیا جاوے اور وہی حضرات عمائد بلند شہر جو کچھ دونوں جانب کی

تحریرات کا فیصلہ دیں لینا چاہیے اور اوس کو تمام اہل اسلام کی خدمت میں پیش کردینا چاہیے چنانچہ بلند شہر چلکر اس کام کے کرنے کے واسطے، محرم الحرام ۱۳۲۹ھ ہجری قرار پائی اور تاریخ مقررہ پر جناب مولانا مولوی محمد عبد الرحمن خانصاحب رئیس خورجہ اور مولانا مولوی عماد الدین صاحب شیر کوٹی مدرس مدرسہ خازن العلوم خورجہ و خلیفہ کریم بخش صاحب و بندہ عبد الغنی بلند شہر پہونچے اور جناب رئیس اعظم محمد خانصاحب آنریری مجسٹریٹ کے مکان پر قیام کیا اور میں اور خلیفہ کریم بخش صاحب حافظ محمد عظیم صاحب کی خدمت میں پہونچے کہ اس معاملہ کو عمائدین شہر کے سامنے پیش کردیجیے اور جو کچھ وہ فیصلہ دیں اوس پر عمل کیجیے۔ حافظ صاحب نے ٹلانا چاہا اور نہیں آئے بالآخر جب وقت بہت گذر گیا اور اہل شہر میں سے بعض اشخاص بھی جمع ہوگئے تو مجبوراً بعد نماز ظہر اہل بلند شہر کی طرف سے حافظ محمد عظیم صاحب کو بلانے کو آدمی بھیجا گیا مگر پھر بھی حافظ صاحب بعد عصر پہونچے تاکہ کچھ بھی نہو سکے ہم تو خورجہ سے بلند شہر معہ چند اشخاص حافظ صاحب کی خدمت میں ۹ بجے صبح پہونچ جائیں اور حافظ صاحب اپنے گھر میں سے بھی نکلکر باہر نہ آئیں۔ افسوس۔

حافظ صاحب جب تشریف لائے دریافت کیا گیا کہ آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ کیا ابھی تک مولانا بریلوی کی تحریر نہیں آئی حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ ابھی وہ تحریر نہیں آئی جسکو اہل خورجہ طلب کرتے ہیں۔ جناب مولویصاحب بریلوی نے ایک اور خط مولانا اشرف علی صاحب کے نام بھیجدیا ہے اور یہ لکھدیا ہے کہ اس خط کو تھانہ بھون لیجاؤ،

کہا گیا کہ آپ سے تو اہل خورجہ ایک تحریر اس مضمون کی چاہتے ہیں کہ فاضل بریلوی مناظرہ کے لئے وقت مقررہ پر تشریف لائیں آپ یہ خط اون کے جواب میں کیونکر پیش کرتے ہیں۔ حافظ صاحب فرمانے لگے کہ بے شک یہ خط اون کا جواب نہیں ہوسکتا۔ آیندہ پھر کوشش کرونگا۔ مجمع کی طرف سے سوال کیا گیا کہ آپ کب تک ایسی تحریر منگا دینگے کوئی مدت مقرر فرما دیجیے تاکہ اُس مدت تک آپ سے تحریر فاضل بریلوی کی لے لیجائے اور اگر اُس وقت تک آپ تحریر نہ منگا سکیں تو آپ سے تحریر کرالی جائے کہ فاضل بریلوی نے مناظرہ سے گریز کیا۔

حافظ صاحب نے فرمایا کہ مدت تو میں مقرر نہیں کرسکتا کیونکہ میرے قابو میں نہیں کہ میں تحریر دیدوں جب خدا کو منظور ہوگا اُس وقت منگا دونگا ہاں کوشش کرونگا اور پہلے سے کر رہا ہوں

جب خدا کریگا ہوجائیگا مجمع کی طرف سے کہا گیا کہ جناب اگر ایسا ہی آپ کو خیال تھا تو آپ پہلے اس زور شور سے کیوں وعدہ کرتے تھے اور آج اس طرح جواب دیا جاتا ہے، حافظ صاحب جس وقت نہایت مجبور ہوئے تو کیا عمدہ بات فرماتے ہیں، مولوی[ف1] کی خطا حافظ کے ذمہ لگائی جاتی ہے۔ اہل مجمع سب بیساختہ ہنسے اور کہنے لگے کہ حافظ صاحب کو مجبور نہ کیا جائے ان کی کوئی خطا نہیں۔ انہوں نے نہایت کوشش کی اب کیا کریں مجبور ہیں پھر جو کچھ تحریرات ہوئی تہیں سب مجمع کے سامنے ایک شخص نے سنائیں بعد سن لینے کے حافظ محمد عظیم صاحب سے کہا گیا کہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ میں تو کہہ چکا۔ پھر مجمع نے حافظ صاحب سے یہ درخواست کی کہ آپ ہی یہ تحریر کردیجئے کہ اب جو کچھ کوشش کی نہیں آئے آیندہ انشاء اللہ کوشش کرونگا اگر آگئے فبہا ورنہ تحریر لکھدونگا۔ بالآخر جب دیکھا کہ حافظ صاحب کسی طرح راضی نہیں ہوتے تو مجمع نے اپنی طرف سے یہ مضمون مذکورہ ذیل تجویز کرکے اوس پر موجودین نے دستخط فرمائے مگر چونکہ مغرب کا قریب آچکا تھا اس لئے بہت سے حضرات تشریف لیجا چکے تھے۔ حضرات بلند شہر کی تجویز اور اونکی رائے اور فیصلہ مندرجہ ذیل ہے،

فیصلہ حضرات بلند شہر

حافظ محمد عظیم صاحب تاجر بلند شہر و شیخ عبد الغنی صاحب خورجوی کے درمیان میں مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی و مولوی اشرف علی صاحب تھانوی و مولوی خلیل احمد صاحب مدرس مدرسہ سہارنپور و مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی میں جن مسائل میں اختلاف ہے یہ قرار پایا تھا کہ حافظ محمد عظیم صاحب مولوی احمد رضا خانصاحب کو بمقام خورجہ بغرض مناظرہ بلادینگے اور شیخ عبد الغنی صاحب علماء مذکورہ دیوبند کو بلادیں گے۔ ان دونوں صاحبوں نے اپنا اپنا ذمہ کرلیا تھا چنانچہ آج ہم اہل بلند شہر کے سامنے اس امر میں فریقین میں گفتگو ہوئی اور وہ خط و کتابت جو فریقین میں ہوئی سُنی لہذا ہم اپنے علم اور تحقیق کے موافق یہ شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے نزدیک علماء دیوبند کیطرف سے مستعدی و آمادگی پائی جاتی ہے اور مولوی احمد رضا خانصاحب کی طرف سے پہلو تہی ثابت ہوتی ہے

مورخہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۷ محرم سنہ ۱۳۲۹ھ

[ف1] یعنی درحقیقت خطا اور قصور تو مولوی احمد رضا خانصاحب کا ہے کہ میرے اسقدر تقاضائے شدید پر بھی کروٹ نہیں لیتے مگر الزام اور خطا میری بتائی جاتی ہے۔ میں بیچارہ کیا کروں ۱۲

احمد حسن امام العیدین بلند شہر بقلم خود	محمد خلن آنریری مجسٹریٹ بلند شہر	حکیم سردار احمد خان طبیب بلند شہر بقلم خود
حکیم نیاز احمد بقلم خود ساکن بلند شہر	(حاجی شاہ سید) پیر علی (مجاز حضرت شاہ الٰہ بخش صاحب)	حافظ اکبر علی تاجر ادویہ بلند شہر

ہ (فریقین سے دستخط کی جگہ نہیں کرائے گئے ۱۲

ناظرین با انصاف کو اب یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی ہوگی کہ حضرات دیوبند ہر وقت اور ہر جگہ فاضل بریلوی سے اُن مسائل مختلفہ میں (جنکی بنا پر فاضل بریلوی حضرت محی السنۃ قامع البدعۃ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت ستارۂ ہند مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی و جناب ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدفیوضہم وغیرہ کی تکفیر کر رہے ہیں بلکہ جو ان کو کافر نہ سمجھے اُسکو بھی کافر کہتے ہیں) ہر حال اور ہر وقت میں ہر ادنیٰ و اعلیٰ مناظرہ اور اظہار حق کے واسطے مستعد و آمادہ ہیں اور یہ مُستعدی زبانی اور کاغذی ہی نہیں بلکہ میدان مناظرہ میں ہر وقت آنے کو مُستعد ہیں بلکہ منتظر ہیں کہ کسی طرح فاضل بریلوی یا اونکے متبعین ہیں سے جس کی ہمت اور جراءت ہو آجائے فاضل بریلوی اور اُنکے متبعین کی بھی تخصیص نہیں جس مذہب اور گروہ کا کوئی شخص ہو خواہ آریہ یا عیسائی سب کے مقابلہ کے واسطے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ فاضل بریلوی اپنی بڑی دوڑ یہ رکھتے ہیں کہ کسی عالم حقانی کو کافر کہدیا کہیں ندوہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے۔ اہل ندوہ وغیرہ کی تکفیر کردی فاضل بریلوی کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ جسکی آپ چاہیں تکفیر کرالیں علماء کی تکفیر سے اونکو خوف خدا نہیں۔ اہل سلطنت کی تکفیر سے اُن کو خوف نہیں ایسے شخص کو خدا سمجھے کہ جسکو مسلمانوں کو کافر بناتے خوف خدا نہیں آتا۔

پہلے سے فاضل بریلوی جابجا بڑے شدو مد سے شائع کرتے رہے ہیں کہ ہم علماء دیوبند سے مدت سے مناظرہ کی کوشش کر رہے ہیں مگر آج کیا خانصاحب کو سانپ سونگھ گیا کہ کیسی کیسی رجسٹریاں حافظ محمد عظیم صاحب نے بھیجیں اور ایک کے جواب میں بھی یہ نہ لکھا کہ ہم آتے ہیں یا کسی کو اپنا

ع ہ جسوقت عالیجناب سراج الملۃ والدین امیر حبیب اللہ خاں والیٔ دولت خداداد افغانستان خلداللہ ملکہٗ سفر ہند میں تشریف لائے ہوئے تھے تو ایڈیٹر اخبار پائنیر نے چھاپا کہ بریلی کا ایک مولوی امیر صاحب کی تکفیر کرتا ہے۔ گورنمنٹ کو توجہ ہونی چاہیے۔ ایسا نہو کہ اپنے مہمان کے کان تک ایسی صدا پہونچے۔ جسوقت فاضل بریلوی کو یہ خبر ملی فوراً ایڈیٹر پانیر کو انگریزی میں یہ لکھا کر بھیجا کہ میں تکفیر نہیں کرتا (چور کی داڑھی میں تنکا)

وکیل بناکر بھیجتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی سے فقط کاغذی گھوڑے ہی دوڑائے آتے ہیں یا گھر کی رکھی ہوئی مشین میں کفر ڈھالنا آتا ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔

خدا ایسے متبعین خواہشات سے پناہ میں رکھے جنہوں نے عام مسلمانوں کو گرداب گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور سب مسلمانوں کو راہ پر لگائے، آمین ثم آمین،

اب اور سُنئیے، گلِ دیگر شگفت، اسی تاریخ ۷ محرم کو بعد مغرب حافظ محمد عظیم صاحب نے فرمایا کہ مولوی کرامت اللہ خانصاحب عشرہ محرم میں جو بیان بمقام بلند شہر فرمائیں گے اُس میں اُن مضامین کفریہ کو بھی دکھلا دینگے جنکی صراحۃ کی بنا پر مولوی احمد رضا خاں صاحب نے علماء دیوبند کی تکفیر کی ہے اور کتابیں بھی ہمراہ لاویں گے آپ بھی اُن عبارتوں کو دیکھ لیجئے۔ جن کا مطالبہ انتصاف البری اور نو ہزاری اشتہار میں کیا گیا ہے،

مذکورہ بالا بیان حافظ صاحب نے ہم کو یہ ظاہر کر دیا کہ فاضل بریلوی کی طرف کی مایوسی نے حافظ صاحب کو اِس طرف مائل کیا کہ خانصاحب دہلوی کو بریلوی کی سپر بنا کر داغ بدنامی علحدہ کرلوں اور دکھلا دیں کہ خاں بریلوی کے ادنیٰ حلقہ بگوش بھی اِس کام کے واسطے کافی ہیں پھر اعلیٰ فاضل بریلوی کو تکلیف دینا لاحاصل۔ مگر ہمیں کیا چشمِ ما روشن دلِ ما شاد ہماری عین تمنا اور دلی آرزو یہی تھی کہ خواہ خانصاحب بریلوی اصالۃً یا وکالۃً کسی طرح مناظرہ پر جمیں اور مستعد ہوں اور کسی طرح اس نزاع باہمی کو طے کریں۔ ادھر سے بھی انشاء اللہ ہم اصالۃً اور وکالۃً جس طرح بریلوی صاحب مستعد ہوں ہم بُلانے کو تیار ہیں چنانچہ حافظ صاحب کی تقریر کے موافق بندہ نے مناسب جانا کہ حضرات دیوبند کے شاگردوں میں سے کسی کو تکلیف دیجاوے اور اعلان کر دیا جائے کہ خاں صاحب بریلوی کی طرف سے جب حافظ صاحب مایوس ہوئے تو یہ طریقہ اختیار کیا بندہ نے اس اعلان کے واسطے فوراً اشتہار مذکورہ ذیل طبع کرایا اور دیوبند کو ایک شخص روانہ کیا کہ وہاں سے کسی صاحب کو لاویں۔ ادھر دہلی سے جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب مشہور واعظ دہلوی کو بھی تکلیف دی۔ نقل اشتہار مذکورہ درج ذیل ہے،

نقل اشتہار عام جو بوقت تشریف آوری مولوی کرامت اللہ خاں صاحب و حضرات دیوبند تقسیم ہوا

اشتہار عام

اہل اسلام بلند شہر کی خدمت میں خصوصاً اور جملہ مسلمانان کی خدمت میں عموماً عرض ہے کہ ایک عرصہ سے محض اصلاح و رفع فساد کی غرض سے ہماری یہ کوشش تھی کہ مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی جن عبارات کی بنا پر حضرات اکابر علماء کی تکفیر فرماتے ہیں۔ ایک مجمع میں جسکے اندر فریقین کے علماء جمع ہوں تصفیہ ہو جائے، چنانچہ حافظ محمد عظیم صاحب نے اس کی ذمہ داری کی مولوی احمد رضا خانصاحب کو اس موقعہ پر ضرور لا دینگے لیکن باوجودیکہ علمائے دیوبند نے تشریف آوری کا پختہ وعدہ فرمایا اور تحریر بھی بھیجدی مگر اب حافظ محمد عظیم صاحب ایفاء وعدہ سے پہلو بچاتے ہیں اور اس قصّہ کو بالکل ٹلانا چاہتے ہیں مگر، محرم کو ایک مجمع میں حافظ محمد عظیم صاحب نے یہ بیان فرمایا کہ مولوی کرامت اللہ خانصاحب عشرۂ محرم میں جو بیان بمقام بلند شہر کرینگے اُس میں اُن عبارات کو بھی دکھلا دینگے جسکا مطالبہ رسالہ انصاف البری عن الکذاب المفتری اور نو ہزاری اشتہار میں کیا گیا ہے، اس خبر کو سنکر ہمنے بھی بعض حضرات علماء کو تشریف آوری کی تکلیف دی ہے تاکہ مولوی کرامت اللہ خانصاحب جو کچھ بیان فرمادیں وہ علماء کے سامنے فرمادیں، ورنہ تنہا بیش قاضی روی راضی آئی کا مضمون ہوگا،

اگرچہ حافظ محمد عظیم صاحب اپنے عہد و پیمان کو پورا نہیں کر سکے مگر شاید مولوی کرامت اللہ خانصاحب سے ہی کچھ مکافات کر سکیں، حضرات علماء کے پُر اثر بیانات بھی اس موقعہ پر ہونگے اُمید کہ جملہ حضرات مواعظ حسنہ کی برکات سے مستفیض ہونگے۔ فقط والسلام

المشتہر

شیخ عبد الغنی خورجوی

نیز جس وقت مجمع علماء دیوبند وغیرہ بلند شہر میں ہوا۔ اہل بلند شہر چونکہ اس اختلاف کی مصیبت میں پہلے سے مبتلا تھے چاہتے تھے کہ کسی طرح یہ بلا جاوے، اشتہار مندرجہ ذیل اُنہوں نے بھی طبع کراکر شائع کرادیا

اور کوشش کی کہ اُن اختلافی مسائل کو جنکو مولوی کرامت اللہ خانصاحب بلند شہر آ کر بیان کرجاتے ہیں گفتگو کریں مگر نتیجہ آپ کو آیندہ معلوم ہوجائیگا،

نقل اشتہار منجانب اہل بلند شہر

ایک ضروری اطلاع

حضرات! عرصہ سے بلند شہر میں فروعی اختلافات میں نزاع چلا آتا ہے اور ہمیشہ مخالفت کا بازار گرم رہتا ہے لہذا بہتر ہے کہ یہ اختلافات باہمی کس طرح طے ہوجائیں،

میرے نزدیک اس سے زیادہ اچھا شاید کوئی دوسرا موقعہ نصیب نہو۔ جبکہ خانصاحب بریلوی کے بعض خاص اتباع بلند شہر میں تشریف لائے ہوئے ہیں مناسب ہے اس گرانمایہ موقع کو ہاتھ سے نہ دیا جائیگا۔ طرفین کے علماء موجود ہیں، مسائل متنازعہ پر کافی بحث کرلیجائے اور آیندہ کے لیئے اس مخالفت کا ہمیشہ کو خاتمہ کردیا جاوے اُمید کہ خانصاحب بریلوی کے اتباع خاص ضرور اس طرف متوجہ ہونگے،

المشتہر

محمد حبیب اللہ رفیق بلند شہری

مولوی کرامت اللہ خانصاحب ۹ محرم کو بلند شہر تشریف لا چکے اور بروز عشرہ جامع مسجد بلند شہر میں وعظ مقرر ہوا، اِدھر مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب مشہور واعظ دہلوی بھی اُسی روز بلند شہر پہونچ لیئے، دیوبند سے جناب مولانا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری مدرس مدرسہ دیوبند اور جناب مولانا مولوی مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری مدرس مدرسہ دیوبند و جناب مولانا مولوی شبیر احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند ۹ محرم کی شام کو خورجہ پہونچ لیئے، صبح عشرہ کو بندہ حضرات علماء دیوبند اور مولانا عبد الرحمن خان صاحب رئیس خورجہ و مولانا عماد الدین صاحب مدرس مدرسہ خازن العلوم کو لے کر بلند شہر پہونچا، اِسی روز مولوی کرامت اللہ خانصاحب کا وعظ مقرر ہوچکا تھا مناسب سمجھا کہ کسی کو ضرور وعظ میں شریک ہونا چاہیے۔ مولوی عماد الدین صاحب اور مولوی بدر الدین صاحب وعظ میں جاکر شریک ہوئے نیز بہت سے لوگ اطراف و جوانب کے جو اس خبر کو سنکر جمع ہوئے تھے جس میں بہت کثیر المقدار خورجہ کے اصحاب تھے وعظ میں شریک ہوئے اِس وقت مجمع میں ماسوا اہل بلند شہر کے گلاوٹی سکندرآباد۔ خورجہ وغیرہ وغیرہ کے اصحاب موجود تھے جس وقت ہم وعظ میں پہونچے مولوی صاحب

وعظ میں علم غیب اور قدرۃ کاملہ للاولیاء میں مستغرق تھے خوارق اور کرامات اولیاء اللہ بیان فرماتے تھے جس کا کوئی بھی منکر نہیں اور اُس سے ثابت کرتے تھے کہ اولیاء اللہ کو ہر قسم کی قدرۃ ہے جو چاہیں کسی کو عطا کریں انکو تمام باتیں معلوم ہیں بعد کسی کرامت کے بیان فرماتے، اب انکو بھی مُشرک کہدو، اب انکو بھی بدعتی کہدو! مگر افسوس خانصاحب اس قسم کے دلائل معلوم نہیں کسکا دعوےٰ باطل کرنے کو بیان فرماتے تھے یہاں کوئی بھی انکو منع نہیں کرتا۔

جسوقت ہم سب لوگوں کو دیکھا اور مولوی بدرالدین صاحب و مولوی عمادالدین صاحب وغیرہ سب پر نگاہ پڑگئی تھی اہل مجمع خوب معلوم کررہے تھے کہ معلوم نہیں مولویصاحب اسوقت استغراق میں ڈوبے ہوئے ہیں یا کسی مقام ولایت میں ہیں کہ خانصاحب کی زبان سے ایک بھی جملہ با ربط نہیں نکلتا کبھی کچھ کہہ جاتے ہیں اور کبھی کچھ۔ کبھی فرمانے لگتے ہیں مجھے تو بالکل معلوم نہیں تھا میں تو بالکل اکیلا چلا آیا اور یہاں یہ مجمع ہوگیا،

خانصاحب دہلوی کے نام ایک خط اہل بلند شہر نے بطور اطلاع بھیجدیا تھا جسپر خانصاحب دہلوی نے ارادہ ملتوی کردیا، حافظ محمد عظیم صاحب وغیرہ بلند شہر سے دہلی پہونچے اور کہا کہ وہاں کوئی بھی نہیں آتا اسطرح کہا ہی کرتے ہیں پھر خانصاحب نے ارادہ کیا۔ مگر ان سب باتوں پر خانصاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ہی نہ تھی افسوس خیر دہلوی خانصاحب بوقت وعظ نہایت پریشان تھے جسکو اہل مجمع خوب مشاہدہ کررہے تھے اور کہتے تھے کہ آج مولوی صاحب کو کیا ہوگیا جب بار بار فرماتے کہ آج میرے وعظ میں خدا کا شکر ہے کہ علماء بھی موجود ہیں اور فرماتے کہ اب اِن کو بھی مُشرک کہدو تب مولوی عمادالدین صاحب شیرکوٹی نے درمیان وعظ میں چاہا کہ مولانا سے اجازت لیجائے مگر آداب مجلس کی وجہ سے بطور مشورہ مولوی بدرالدین صاحب کو بلاکر کہا کہ بار بار مولوی صاحب فرماتے ہیں مناسب کہ اجازت لیکر جواب دیا جاوے مگر مولوی بدرالدین صاحب مانع ہوئے اور کہا کہ ختم وعظ پر کہنا چاہیئے اِسپر سکوت اختیار کیا مگر مولانا دہلوی آخر میں وہ اشتہار عام جسکو گذشتہ صفحہ پر نقل کیا گیا نکال کر فرماتے ہیں صاحبو مجھے بالکل بھی خبر نہیں اور نہ میں نے کہا کہ میں وہ عبارتیں دکھلاؤنگا میرے اوپر خواہ مخواہ اتہام لگاتے ہیں اور فروعی اختلافات میں رنجشیں بڑھاتے ہیں۔ مصافحہ سلام کلام ترک کرتے ہیں، یہ اشتہار بلاوجہ شائع کردیا الخ

اِس تقریر پر فوراً مولوی عمادالدین صاحب نے اجازت چاہی مگر مولوی صاحب دہلوی نے فرمایا

کہ ذرا ٹھیریئے۔ تھوڑی دیر بعد مولوی عماد الدین صاحب اور مولوی بدر الدین صاحب نے اجازت لی، مولوی بدر الدین صاحب نے اہل مجمع اور مولوی صاحب کو مخاطب بنا کر فرمایا کہ مولانا فرماتے ہیں کہ فروعی اختلافات میں سلام کلام ترک کر رکھا مگر میں مولانا سے مودبانہ دریافت کرتا ہوں کہ اگر یہ اختلافات فروعی ہیں تو تکفیر کرنی کونسی جگہ فروعی اختلافات میں آئی ہے، فروعی اختلافات اور اسقدر شد ومد سے تکفیر کہ وہ کافر اور جو انکو کافر نہ سمجھے وہ کافر جو اونکے کفر میں شک کرے وہ کافر، اگر فروعی اختلاف تھا تو یہ تکفیر اور ڈبل تکفیر کیسی نیز سامعین کو معلوم ہو کہ ہم لوگوں کے اجتماع کی محض وجہ یہ ہے کہ اول تو حافظ محمد عظیم صاحب نے میاں شیخ عبد الغنی صاحب سے یہ فرمایا تھا کہ حضرات دیوبند کی دستخطی تحریر ہمکو منگادو اور میں بھی فاضل بریلوی سے تحریر منگادونگا کہ وقت مناظرہ پر وہ تشریف لاوینگے، شیخ عبد الغنی صاحب نے عرصہ ہوا وہ تحریر دیوبند سے منگادی مگر حافظ محمد عظیم صاحب نہ منگا سکے اور اب تک ٹلایا لیکن ۷ محرم کو بعد مغرب یہ فرمایا کہ مولوی کرامت اللہ خانصاحب تشریف لاوینگے اور وہ عبارات دکھلاوینگے لہذا ہم اون عبارتوں کے دیکھنے کیواسطے آئے ہیں جنکے دکھلانیکا مولانا نے وعدہ فرمایا ہے، مولوی کرامت اللہ خانصاحب نے فرمایا کہ اصل میں یہ اختلاف مولوی احمد رضا خانصاحب کا ہے وہ اگر مناظرہ کرلیں قصہ طے ہوجائے اور میں مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کو مناظرہ کے لئے لے آؤنگا، مولوی عماد الدین صاحب نے فرمایا کہ اس سے قبل حافظ محمد عظیم صاحب نے بھی اسی طرح فرمایا تھا اور آپ بھی فرماتے ہیں حافظ صاحب تو آجتک بلاتے رہے جو آپ بلائیں گے، آپ اس مضمون کو تحریر کر دیجئے اول تو خانصاحب دہلوی نے تحریر سے گریز کیا مگر آخر بہت کہنے سننے سے تحریر دینے پر راضی ہوئے تحریر میں چاہا کہ مدت مقرر کر دیجئے کہ اتنے عرصہ میں فلاں وقت تک میں اونکو مناظرہ پر آمادہ کرلونگا اور لے آؤنگا، فرمایا کہ میں جا کر معلوم کر کے آپ کو اطلاع دونگا، تحریر کا مسودہ ہی ہو رہا تھا کہ اتنے ہی میں یہ خبر سنکر کہ مناظرہ کی بابت گفتگو ہو رہی ہے جناب مولانا مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب خورجوی جناب مولانا مولوی حکیم سید محمد مرتضی حسن صاحب دامت برکاتہم ابن اسد اللہ الغالب کو جامع مسجد میں لے آئے پھر کیا تھا اوس وقت کی کیفیت دیکھنے ہی کے قابل تھی بیان میں نہیں آسکتی جناب مولانا نے بات چیت شروع فرمائی اور یہ تحریر لکھکر مجمع کو سنائی،

نقل تحریر

آج بتاریخ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ کو فیما بین بندہ عماد الدین شیر کوٹی اور بدر الدین ساکن گولاوٹی

فریق اوّل وکرامت اللہ خاں دہلوی فریق دوم یہ معاہدہ ہوا کہ فریق اوّل جناب مولانا مولوی محمود حسن صاحب مدرس
اوّل مدرسہ دیوبند و جناب مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اوّل مدرسہ سہارنپور و جناب مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی
دامت برکاتہم میں سے کسی ایک کو اور فریق دوم جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب کو اُن اُمور متنازعہ
میں مناظرہ کرنیکے واسطے لائیں گے جنہیں ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں تاریخ مناظرہ اور شرائط مناظرہ
فریق دوم جناب فاضل اجل مولوی احمد رضا خاں صاحب سے یکم صفر ۱۳۲۹ھ تک دریافت فرماکر مطلع
فرمائیں گے، شرائط مناظرہ وغیرہ اگر کسی امر میں فریقین اختلاف کرینگے تو اس کا تصفیہ پنچ مسلم فریقین
کریگا ورنہ عام مسلمانوں میں شرائط مناظرہ وغیرہ شائع کردیئے جائیں گے جس بات کو عام مسلمان طے
کردینگے ہر فریق کو اوسکی اتباع کرنی ہوگی اُس سے جو فریق مُنحرف ہوگا اوس کا ہارنا اور مناظرہ سے گریز
کرنا ثابت ہوگا لہذا یہ معاہدہ لکھکر اور فریقین کے دستخط کراکر ہر دو فریق کو یہ معاہدہ دیدیا گیا تاکہ حجت ہو فقط
اِس میں جناب مولوی کرامت اللہ خانصاحب نے یہ فرمایا کہ ایک شخص نہیں بلکہ مناظرہ کے وقت
ہرسہ حضرات موجود رہیں گے۔ جناب مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب نے فرمایا کہ مولوی احمد رضا خانصاحب مناظرہ
ایک سے فرمائیں گے یا تینوں سے۔ خانصاحب دہلوی نے فرمایا کہ مناظرہ تو ایک ہی سے ہوگا تب سید صاحب
نے فرمایا کہ پھر تین شخصوں کے موجود ہونے کی کیا ضرورت ہے، آپ ہی انصاف فرمایئے کہ جب ہم اپنے
ایک بڑے شخص کو پیش کرتے ہیں تو پھر ہرسہ حضرات کو طلب کرنا اسکے کیا معنی۔ خانصاحب دہلوی نے
فرمایا تو آپ یہ لکھدیں کہ مناظر مولوی اشرفعلی صاحب ہونگے سید صاحب نے فرمایا کہ یہ آپ کا حق نہیں
یہ امر ہمارے متعلق ہے ان حضرات ثلاثہ میں سے جسکو ہم چاہیں گے پیش کرینگے۔ تب مولوی کرامت اللہ
خانصاحب نے فرمایا کہ میں اسکو مولوی احمد رضا خاں صاحب سے دریافت کرکے کہونگا تب سید صاحب نے
فرمایا کہ جب آپ کوئی بات بھی خود نہیں فرما سکتے تو تحریر فضول ہے آپ دریافت فرماکر ہی بتلایئے مگر یہ یاد
رہے کہ فاضل بریلوی ہرگز مناظرہ نہیں کرسکتے۔ بندہ بریلی گیا تھا اور خانصاحب کے گھر میں جاکر اعلان مناظرہ
دے آیا مگر خانصاحب سے کچھ بھی نہ ہوا اور اگر آپ مناظر ہی متعین کرنا چاہتے ہیں تو بندہ مناظرہ کریگا، آپ
لکھ لیجئے۔ اسپر ایک صاحب نے فرمایا کہ واہ صاحب آپ سے فاضل بریلوی مناظرہ کرینگے بھلا کلکٹر صاحب
یا منصف صاحب کسی ادنیٰ چپراسی سے گفتگو کرسکتے ہیں، اِسپر ابن شیر خدا نے فرمایا کہ حضرت بہت اچھا
ہم چپراسی کے برابر ہی سہی مگر یہ تو فرمایئے کہ خانصاحب بریلوی کے گھر میں چپراسی چوڑھا چمار یا جس کے

مقابلہ کے لائق وہ ہمکو سمجھیں کوئی ہے یا نہیں وہ جسکو لائق سمجھیں اُس سے مناظرہ کرادیں۔ تب ایک اور صاحب
نے فرمایا کہ وہ بریلوی رنگ میں گہرے رنگے ہوئے تھے کہ خانصاحب گفتگو کرادیں (یعنی اسکا مطلب یہ ہو
کہ مناظر اُن کا ذلیل ہو) حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب نے فرمایا کہ حضرات آپ کو معلوم نہیں بندہ
نے ردالتکفیر علی الفحاش الشنطیر میں یہ ثابت کیا ہے کہ جو فتوے حرمین شریفین سے خانصاحب بریلوی
حضرات دیوبند کی تکفیر کا لکھوا کر لائے ہیں اُسی کے حکم سے خانصاحب کافر ہیں اور جو اُن کو کافر نہ کہے
وہ بھی کافر ہے جو مولوی احمد رضا خاں صاحب کے کفر میں کسی حال کسی طرح شک و شبہ کرے وہ
بھی قطعی کافر ہے، انتصاف البری من الکذاب المفتری میں یہ بیان کیا ہے کہ مولوی احمد رضا خانصاحب
نے جن مضامین کفریہ کی صراحۃ کا دعوی تحذیر الناس وغیرہ پر فرما کر تکفیر کی اور کرائی ہے اُن مضامین کو
قیامت تک بھی اُن عبارات اور اُن رسائل سے کوئی ثابت نہیں کرسکتا اس میں خانصاحب کی تخصیص
نہیں وہ یا اُن کا کوئی متبع اُنکا معتقد عالم ہو یا جاہل پڑھا لکھا ہو یا ناخواندہ مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا
بڑا اگر سچا ہے تو مرد میدان بنے اور خانصاحب کی تکفیر کو اٹھا دے اور خانصاحب کا اور اپنا ایمان ثابت
کردے اور جن مضامین کفریہ کی صراحۃ کا دعوے خانصاحب نے فرمایا ہے اوسے دکھا دے، فرمائیے
اب تو کوئی تخصیص نہیں کی اس میں تو ہم کوئی شرط ہی نہیں لگاتے بلا شرط مناظرہ ہے کیا خانصاحب
کی جماعت میں کوئی اتنا بھی نہیں کہ خانصاحب کا مسلمان ہونا خانصاحب کے مسلمات کی رو سے ثابت
کردے اور جن مضامین کی صراحۃ کا دعوے کیا ہے اُنکو اُردو رسائل میں سے پڑھکر سنادے۔ اور نہ سہی
اتنے پڑھے لکھے تو آپ بھی معلوم ہوتے ہیں آپ ہی ہمت کیجئے فرمائیے کچھ ہمت ہے کہو اس سے
زیادہ اور مناظرہ پر کیا مستعدی ہوگی پہلے کہا جاتا تھا کہ علماء دیوبند خداوند عالم جل و علی شانہ وجناب
رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی معاذ اللہ توہین کرتے ہیں اور گفتگو کو کہتے ہیں تو گفتگو نہیں
کرتے فرمائیے اب کون گفتگو کرتا ہے اور کون گفتگو اور تحقیق حق سے جان چُراتا ہے۔ ابن شیر خدا کی اس
پُرزور تقریر سے مجمع کا رنگ ہی بدل گیا اور وہ صاحب تو ایسے سر نیچا کر کے بیٹھے کہ پھر آخر تک سر نہیں
اوٹھایا۔ پھر حضرت مولانا سید حکیم محمد مرتضیٰ حسن صاحب جناب مولوی کرامت اللہ خانصاحب کی طرف
متوجہ ہوئے اور یہ فرمایا کہ مولانا ہم لوگ فقط اس وجہ سے حاضر ہوئے تھے کہ ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی تھی
کہ آپ نے اُن عبارات کے دکھانے کا وعدہ فرمایا ہے جنکو انتصاف البری اور نو ہزاری اشتہار میں

طلب کیا ہے ۔ مولوی کراست اللہ خانصاحب نے فرمایا کہ یہ بالکل غلط ہے اور واقعی میں نے یہ نہیں کہا تب مولانا موصوف نے پھر فرمایا کہ مولانا آپ نے جب نہ فرمایا تھا اب سہی آپ تو عالم فاضل پیر مُقتدا ہیں یہاں آپ کے مرید اور رسائل فریقین موجود ہیں ارشاد ہو تو حاضر کروں قصّہ ابھی طے ہوا جاتا ہے مولوی کرامت اللہ خانصاحب اس پر بھی راضی نہ ہوئے تب مولانا سیّد محمد مرتضیٰ حسن صاحب نے مولوی کرامت اللہ خانصاحب سے فرمایا کہ مولانا میں بریلی للکار کر کہہ آیا ہوں کہ قیامت آجائیگی جس روز مولوی احمد رضا خانصاحب یا اُن کے مُریدین و معتقدین میں سے کوئی بھی اونکی تکفیر اوٹھا کر اون کی مسلمات سے انکا یا جو مولوی احمد رضا خانصاحب کو مُسلمان کہے اونکا مسلمان ہونا ثابت کر دیگا یا جن مضامین کفریہ کی صراحۃ کا دعوے تحذیر الناس وغیرہ پر کیا گیا ہے اونکی تصریح تو درکنار لزوماً بھی ثابت کر دیگا اور یہ تحقیق کر دیگا کہ مُصنف کی یہ مُراد ہے ،

غضب خدا کا میرے ذمہ یہ بہتان لگا دیا کہ اسکات المعتدی میں خدا کو صاف صاف جھوٹا کہدیا خدا کو جھوٹا سچا کہنا حنفی شافعی کا اختلاف بنا دیا ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔ میں موجود ہوں رسالہ موجود ہے پھر اس زندے جھوٹ کا کیا ٹھکانا ہے اگر کوئی مجھ سے مناظرہ کرکے ان امور کو ثابت کردے تو میں اس مجمع میں اقرار کرتا ہوں کہ مجھکو گولی سے اوڑا دیا جائے اگر تمام دنیا بھی جمع ہو جائیگی تو میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ ہم بفضلہ تعالیٰ حق پر ہیں حق کا مقابلہ باطل نہیں کر سکتا ۔ یہ تمام تقریر سُنکر مولوی کرامت اللہ خانصاحب نے فرمایا کہ اچھا میں اس کا جواب مولوی احمد رضا خانصاحب سے دریافت کرکے دونگا ۔ تب جناب مولانا مولوی سیّد مرتضیٰ حسن صاحب نے فرمایا کہ اسی کو تحریر فرما دیجیے کہ ہم سے مرتضیٰ نے یہ تقریر کی اور ہمنے اوسکو یہ جواب دیا ۔ جناب مولوی کرامت اللہ خانصاحب نے یہی جواب دیا کہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے ہم اتنے مجمع کے سامنے کہتے ہیں ۔ سید صاحب نے فرمایا کہ جناب ابھی یہ قصّہ حافظ محمد عظیم صاحب کا ہو چکا ہے ایسے ہی چندیانہ اور گیسوپور میں ہوا تھا ۔ علیٰ ہذا القیاس مولوی محمد حسین صاحب وکیل فاضل بریلوی نے معاہدہ لکھا جس کا ذکر مفصل بسط البنان لمن یخلف المیعاد میں مذکور ہے خانصاحب بریلوی کو سب سے انکار ہے اس وجہ سے خانصاحب بریلوی کے بارہ میں جو بات ہو تحریری ہونی چاہئے مولوی کرامت اللہ خانصاحب نے یہ بھی فرمایا کہ نہیں لکھنے کی کیا ضرورت ہے ہم اتنے مجمع کے سامنے اقرار کرتے ہیں کہ مولوی احمد رضا خانصاحب سے دریافت کرکے یکم صفر تک جواب دینگے ،

حضرت مولانا مولوی سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب نے جو یہ تقریر فرمائی تو مجمع پر عجب رنگ تھا اور گویا دُنیا ہی کا رنگ بدلا ہوا نظر آتا تھا۔ لوگ تعجب کرتے تھے کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے کہاں اہل دیوبند کو کہا جاتا تھا کہ مناظرہ سے پہلو تہی کرتے ہیں یہاں بالکل برعکس معاملہ ہے،

واقعی مولوی کرامت اللہ خانصاحب اور اونکے مجمع کے لئے تو ۱۰ محرم پورے صدمہ ہی کا دن ہوگیا کہ صفحہ تاریخ پر یہ دن بھی نہایت موٹے حرفوں سے لکھنے کے قابل ہے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ جھٹ عصر کی اذان کہلوا دی چونکہ بعض بعض معتقدین کا رنگ بدلا ہوا نظر آتا تھا حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب مع اپنے تمام ہمراہیوں کے جامع مسجد سے تشریف لیجانے لگے تو یہ چلتا ہوا فقرہ جڑ دیا کہ دیکھو اذان ہونے کے بعد مسجد سے چلے گئے، مولوی کریم بخش صاحب مدرس مدرسہ گولاوٹھی موجود تھے گھڑی نکال کر دکھلا دی کہ ابھی تو عصر کا وقت بھی نہیں ہوا۔ عصر کا وقت تو نہوا تھا مگر جس غرض سے اذان کہلائی تھی اُس کا وقت تو ہوگیا تھا مقصود تو یہی تھا کہ گفتگو ختم اور مجمع منتشر ہوجاوے،

پھر جا بجا اور حضرات کے متعدد وعظ ہوئے اور اہل بلند شہر میں عام کھلبلی پڑ گئی عرصے سے جو خاں صاحب دہلوی کہیں کی گھاس کہیں کا تنکا جمع کر کے ایک ڈھیر لگا دیتے تھے اور سامعین کے دل اپنی طرف مائل کر لیتے تھے آج اُس میں روڑا اٹک گیا اور اہل بلند شہر کو معلوم ہوگیا کہ علماء اِن کو کہتے ہیں سچ ہے حقانیت اپنا اثر دکھلا دیتی ہے۔ جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب نے گیارہ کی شام کو جامع مسجد میں وعظ فرمایا کہ خاں صاحب دہلوی کسی طرح اُن عبارتوں کو دکھلا دیں جنکی بنا پر اتنے مجمع کی نوبت آئی نیز مجمع عام میں جبکہ مُریدین خانصاحب موجود تھے کہا گیا "جو شخص مولوی کرامت اللہ خاں صاحب کو جو اس وقت یہیں مقیم ہیں مناظرہ کے لئے لاوے اُس شخص کو پانسو روپیہ محض اس لئے دیئے جاویں کہ جن عبارتوں کے دکھلانے کا وعدہ کیا تھا دکھلا دیں اور ہم اجازت دیتے ہیں کہ جس وقت تک ہم یہاں مقیم ہیں اس وقت تک مُستعد کر دے۔ نیز پانسو روپیہ کا وہ شخص مستحق ہے کہ جو فاضل بریلوی کو مناظرہ پر راضی کر دے اور ہم دعویٰ کر کے کہتے ہیں کہ کوئی شخص اِن دونوں خانصاحبوں کو کیا معنی جہان بھر میں سے کسی کو بھی کوئی نہیں لا سکتا اور میں کہتا ہوں کہ اگر نعوذ باللہ ان حضرات دیوبند کو کافر کہدیا تو دُنیا میں کوئی شخص مُسلمان نہ ہوگا"، جو صاحب بوقت وعظ موجود تھے اِن کے دل جانتے ہیں اور اُن صاحبوں نے زبانی بھی شہادت دی اور حق واضح ہوگیا۔

غرض مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب نے دسوین کی شام کو بعد عشا اور گیارویں کو بعد عشا ایسا صاف صاف بیان رد بدعات میں فرمایا کہ سامعین ہی کا دل جانتا ہے اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو جزائے خیر عنایت فرمائے اور لطف یہ تھا کہ جو دعوے فرماتے تھے اوس کے ثبوت پر آیت کلام اللہ تلاوت فرماتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ ہمارے مخالف بھی ثبوت مدعی میں ایسے ہی نصوص قرآنیہ پیش کریں اِن آیتوں کے مقابلہ میں قصص و حکایات اور خوابوں کو بیان کیا جاتا ہے منبروں پر بیٹھ بیٹھکر لوگوں کو کافر کہتے ہیں اور وقت پر بغلیں جھانکتے ہیں۔ ہم مناظرہ کے لئے بالکل تیار ہیں،

گیارہ کی صبح کو سرائے کی مسجد میں قبل جمعہ مولانا مولوی شبیر احمد صاحب نے نہایت پُر اثر وعظ فرمایا کہ جسکی تاثیر اور حقانیت کو سامعین کے دلوں سے پوچھا جائے بعد نماز جمعہ اُس مسجد میں مولانا و بالفضل اولٰنا بحر العلوم زمانہ جناب سید انور شاہ صاحب مدفیوضہم العالیہ نے وعظ فرمایا اللہ اللہ اہل بلندشہر نے دیکھ لیا کہ علماء ربانی یہ ہوتے ہیں حضرت مولانا نے سنت اور بدعت کی تحقیق نہایت فصاحت و بلاغت اور وضاحت سے فرمائی جس کا بیان میں لانا ہماری قدرت سے باہر ہے۔ عصر کا وقت آگیا بعد نماز عصر پھر حضرت مولانا مولوی حکیم سید مرتضیٰ حسن صاحب نے ایک مختصر مگر نہایت پُرجوش تقریر فرمائی کہ جس سے لوگوں کے دل ہل گئے جس کا خُلاصہ یہ تھا کہ حضرات ہم پر اور ہمارے اکابر پر وہ وہ الزام لگائے گئے کہ جنکو کہنا اور اُن کا عقیدہ رکھنا تو درکنار مُسلمان کی زبان سے نقل بھی بدقت ہوتے ہیں، اس مجمع میں بہت سے حضرات ہیں جنکی مبارک آنکھوں نے حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب شمس الاسلام والمسلمین رحمۃ اللہ تعالیٰ فی العالمین اور حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب رشید الحق والملۃ والدین قدس سرہما کا شرف زیارت حاصل کیا ہوگا۔ انہیں مُقدس اور برگزیدہ اور اخیار اُمت کی نسبت یہ بہتان باندھا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ختم زمانی سے انکار کرتے ہیں آپ کو گالیاں دیتے ہیں۔ آپ کے علم سے نعوذ باللہ شیطان لعین کے علم کو زیادہ کہتے ہیں، بھلا علماء حرمین کیا یہ تو وہ بات ہے کہ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان سے بھی کہا جائے تو وہ بھی اسکے قائل کو کافر کہیگا۔ صاحبو! جواب ہمیشہ سوال کے مطابق ہوتا ہے اگر یہی سوال مولوی احمد رضا خانصاحب کی نسبت بھی ہوتا اون کو بھی عالم کافر ہی کہیگا۔ علیٰ ہذا القیاس مولانا مولوی خلیل احمد صاحب و جناب مولانا مولوی حافظ اشرفعلی صاحب تھانوی دامت برکاتہم کی نسبت بھی اسی قسم کے الزام تراشی

گئے، یہ ظلم بھی قابل تحمل تھا منتقم حقیقی کے یہاں روزِ جزا اسی لئے قائم کیا گیا ہے، لیکن مسلہ تو انصاف طلب یہ امر ہے کہ اگر ہم نے اس لحاظ سے سکوت کیا اور کرتے ہیں کہ کسی کے کافر کہنے سے وہ شخص جو عند اللہ مسلمان ہے کافر نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی عند اللہ کافر ہے تو تمام عالم بھی اگر اوسکو ولی کہے تو اُس کو کیا نفع۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب یہ فرماتے ہیں کہ دیکھو اگر کافر نہ ہوتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہ دی ہوتیں خداوند عالم کی توہین نہ کی ہوتی تو جواب نہ دیتے اور اسمیں عام مُسلمان دھوکہ میں پڑتے ہیں اور اگر ہم جواب کے لئے مستعد ہوتے ہیں مناظرہ کی غرض سے آتے ہیں تو بلند شہر کا قصہ آپ ہی صاحبوں کے سامنے کل سے کیا رمضان شریف سے ہو رہا ہے چونکہ یہ قصہ بالکل حق اور سچا ہے اور مُسلمانوں میں مولوی احمد رضا خاں صاحب کی وجہ سے ایک عام بے چینی پھیلی ہوئی ہے کیونکہ وہ تو یہ فرماتے ہیں کہ ان مقدس حضرات کو اگر کوئی کافر نہ کہے یا کسی وجہ سے کافر کہنے میں شک و احتیاط کرے تو وہ بھی کافر غضب یہ ہے اوس کا نکاح جاتا رہا اپنی بیوی سے حرام کرتا ہے اوس کی اولاد بھی صحیح النسب نہ ہوگی۔ یہ قصہ تھوڑا نہیں ہے خانصاحب کی سیف قلم نے اہل اسلام کے سر ہی قلم نہیں کیئے بلکہ دین اسلام کی نسبت بیوی بچے الگ کر دیئے ہم سخت حیران ہیں کہ اس فتنہ کا کیا علاج ہے اگر آپ صاحب اس قصہ کو تحریر فرما کر اپنے دستخط فرما دیں تو اور اہل اسلام کے واسطے غالباً باعث اطمینان ہوگا اس پہ اکثر حضرات آبدیدہ ہوگئے اور نعوذ باللہ نعوذ باللہ فرما کر سب نے باتفاق فرمایا کہ ہاں ہم سب اس مضمون پہ دستخط کرتے ہیں چنانچہ مضمون ذیل پر دستخط فرمائے جو ہدیہ ناظرین ہے، **وہ مضمون جسپر اہل بلند شہر وغیرہ نے دستخط فرمائے** ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ بیشک حضرات دیوبند مناظرہ پر بالکل مُستعد ہیں اور مولوی احمد رضا خانصاحب اور مولوی کرامت اللہ خانصاحب کی جانب سے بالکل پہلو تہی ہے حضرات دیوبند کے بیانات بالکل صاف اور سچے ہیں انحضرات کا یہ دعوے ہے کہ ہم اعتقاداً وعملاً حنفی ہیں اگر کوئی بات ہماری مذہب مفتی بہ حنفی کے کوئی صاحب خلاف ثابت کر دینگے ہم اوس کو بسر و چشم قبول کرنیکے لئے تیار ہیں اس سے زیادہ اور صفائی کی کیا بات ہوگی ان حضرات پر یہ الزام بالکل بیجا ہے کہ خداوند عالم جلّ وعلیٰ شانہٗ وجناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اگر یہ الزام واقعی ہے تو مولوی احمد رضا خانصاحب کی جماعت میں سے کوئی صاحب کیوں نہیں ثابت فرماتے، ہمارے روبرو دو دن تک اوس کا مطالبہ کیا گیا کہ کوئی شخص اُردو رسائل میں سے وہ عبارات نکالدے

جن میں وہ مضامین کفریہ صراحۃً ہوں جنکی بنا پر رائی ہے یا لزوماً ہی ثابت کر کے مراد متکلم ہونا ثابت کر دے جسپر تکفیر ہو سکے ہم توبہ کرنے کو مستعد ہیں مگر قیامت تک کوئی مخالف نہیں ثابت کر سکتا۔ انشاءاللہ ثم انشاءاللہ تعالیٰ، اِس سے زیادہ اور کوئی کیا اپنی صفائی ثابت کر سکتا ہے جو یہ حضرات بیان فرماتے ہیں، دستخط اہل مجمع مختصراً درج ذیل ہیں،

حافظ محمد حمایت اللہ بقلم خود بلند شہری، محی الدین احمد گلاوٹھی، حشمت علی ولد سید عنایت علی ساکن بلند شہر عبد الواحد ساکن بلند شہر، رحمت اللہ ولد محمد بخش ساکن بلند شہر، ابراہیم خاں ساکن خورجہ، عبد اللطیف بلند شہر محمد اسحاق ساکن بلند شہر، محمد سمیع اللہ ساکن بلند شہر، محمد شفیع ساکن بلند شہر، محمد عبد اللطیف خاں خورجہ، محمد بشارت خاں ولد قادر بخش خاں زمیندار اکبرپور، مسیت اللہ جفت فروش ساکن بلند شہر، منشی عبد اللطیف خاں محمد اسمٰعیل خاں اکبرپور، احمد شفیع ساکن بلند شہر، محمد شبیر علی لکھنوی ہیڈ مولوی ہائی سکول نور محمد ساکن سکندرآباد، رحیم بخش سکندرآباد، حافظ الٰہ بخش ساکن سکندرآباد (سکندرآباد محمود الحسن ساکن بلند شہر، عبد الرزاق ساکن بلند شہر، محمد مظہر الحق الٰہ بخش عفی عنہ چاندپوری وارد حال بلند شہر بندہ کریم بخش عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ قصبہ گلاوٹھی ضلع بلند شہر، علیجان بقلم خود ساکن، عبد المجید بقلم خود بلند شہر آغا رفیق بلند شہری بقلم خود، محمد رحمت اللہ رحمت بلند شہری بقلم خود، عبد المجید ولد عبد اللہ بقلم خود ساکن بلند شہر شفقت علی بقلم خود ساکن گلاوٹھی، سکندر علی خاں بقلم خود، منشی محمد قادر بخش عطار بلند شہر بقلم خود، بندہ احمد اللہ بلند شہری بقلم خود، محب اللہ بلند شہری بقلم خود، اعظم علی شاہ بلند شہر محمد عبد خاں خورجوی رحمت اللہ خاں، عبد الرحمٰن خاں، عبد السبحان خاں، محمد ابراہیم خاں کمالپوری، عظیم داد خاں، مولا بخش، خان، حافظ محب اللہ بلند شہری، افضل خاں کمالپوری، داروغہ بشارت خاں ولد نواب احمد خان اکبرپوری، قادر بخش خورجوی، حافظ محب اللہ خورجوی قاسم آہنگر خورجوی، مولوی وزیر محمد موضع خلیفہ کلن، ملاں محب اللہ، حافظ عبد الرحیم، محمد حسین عنایت اللہ، حاجی عبد اللہ، محمد عمر، عبد الغنی، عبد الغنی ثانی، منشی محمد اسمٰعیل، حافظ محمد ابراہیم حافظ محمد ابراہیم ثانی، اسمٰعیل خاں، دفتری محمد اسحاق (مولوی) عبد الرحمٰن خاں، حافظ مسیت اللہ، عبد الحکیم، حافظ ابراہیم محمد حسین، اسحاق، خدا بخش، امام بخش، عبد الحکیم، عبد النور، نظر محمد، محمد عمر، رحمت اللہ اسمٰعیل، علی بخش، عبد المجید، حاجی محمد وزیر، عبد الرحمٰن خاں، عبد الحی جفت فروش، کالا کر قصاب۔

حافظ بہادر،، طوالت کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا گیا ورنہ دستخط تمام مجمع نے کئے ہیں،

ہاں یہاں ایک مضمون قابل بیان ہے شاید ناظرین کو خلجان ہو کہ جب حضرات دیوبند مناظرہ پر اسقدر مستعد اور آمادہ ہیں تو مولوی کرامت اللہ خانصاحب نے جو یہ شرط فرمائی تھی کہ بوقت مناظرہ حضرات ثلاثہ تشریف فرما ہوں گو خلاف انصاف تھی مگر قبول کر لیتے آخر قصہ ہی طے کرنا تھا دروازہ تک تو پہونچا دیتے یہ کہنے کا تو موقع نہ ملتا کہ یہ شرط کیوں نہ قبول کر لی جسپر تحریر معاملہ ملتوی ہو گئی،

تو جواب یہ ہے کہ حضرت مولانا مولوی حکیم سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب فاضل بریلوی کو خوب پہچانتے ہیں جناب اس شرط کا قبول نہ کرنا اسپر مبنی نہیں ہے کہ مناظرہ سے اعراض تھا بلکہ یہ غایت شوق پر مبنی ہے ملاحظہ ہو کہ تحریر سابق تینوں حضرات کی طرف سے ہے جب پہلے تینوں حضرات دستخط فرما چکے تو اب قبول کرنے میں بھی اصرار نہ تھا گو اس کا قبول کرنا بالکل خلاف انصاف تھا مگر بات یہ ہے کہ جس وقت حضرات ثلاثہ کی تحریر خورجہ گئی تھی اسوقت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب یہاں موجود تھے اُس وقت کو تو خانصاحب نے سکوت میں ٹلا دیا اب مولانا موصوف حج کو تشریف لے گئے ہیں اگر معاہدہ میں اسکی تصریح ہو جاتی کہ بوقت مناظرہ تینوں حضرات رونق افروز ہوں اور خانصاحب صفر کی ۱۱-۱۲ تاریخ مقرر کر دیتے اور ہم دو ہی حضرات کو تکلیف دیتے تو خانصاحب کو مناظرہ نہ کرنے کا کھلا ہوا اور صاف موقع تھا کہ خلاف معاملہ مناظرہ نہیں کرتا دیکھو یہ ان لوگوں کی طرف سے خلاف شرط ہوا یا مناظرہ سے گریز ہے یا تاریخ وہ مقرر ہوتی کہ جب مولانا موصوف حج سے تشریف لے آتے اسمیں دیر ہوتی اور مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب یہ چاہتے تھے کہ مناظرہ جلد ہو کر قصہ طے ہو جائے فرمائیے اب اس شرط کا منظور نہ کرنا مناظرہ سے گریز پر مبنی ہے یا اس شرط پر اصرار حضرت سچا ہر طرح سچا ہے اور اگر کوئی اس بات کو نہ مانے تو بسم اللہ جب نہ سہی اب سہی۔ مولوی کرامت اللہ صاحب بھی شرط لگا لیں کہ بوقت مناظرہ ہر سہ حضرات تشریف فرما ہونگے لیکن اگر تاریخ مناظرہ قبل تشریف آوری جناب مولانا مولوی خلیل احمد صاحب ہوئی تو صرف دونوں حضرات تشریف لائیں گے ورنہ ہر سہ حضرات۔ فرمائیے اب کونسا عذر باقی رہگیا، یہ تو سب کچھ ہے مگر حقانیت کہاں سے لائیں اور وہ رسالہ کہاں سے پائیں جنمیں وہ مضامین کفریہ صریحہ ہیں۔ آخر میں جملہ اہل اسلام سے استدعا ہے کہ حسبۃً للہ تعالیٰ یہ واقعہ بالکل صحیح و سچا عام اہل اسلام کے نفع کی غرض سے شائع کیا ہے تاکہ حق واضح ہو اور خلقت مولوی احمد رضا خانصاحب کے کید سے بچے

واللہ تعالیٰ ھو الموفق پہلے مولوی احمد رضا خانصاحب کی جانب سے ایک عذر ہوتا تھا کہ مناظرہ بڑوں میں ہونا چاہیے تاکہ تُو تُو میں میں نہ ہو۔ مگر افسوس کہ اب اسطرف کے برگزیدہ اور مسلم بڑے حضرات کی بھی دستخطی تحریر اسی رسالہ میں موجود ہے جنسے خانصاحب مناظرہ چاہتے تھے اب نہ معلوم پہلوتہی کی کیا وجہ ہے انصاف اہل اسلام کے ہاتھ میں ہے جو واقعہ صحیحہ تھا اوسکو اہل اسلام کی اطلاع کی غرض سے شائع کردیا اور یہ بات بھی قابل اظہار ہے کہ جناب مولوی کرامت اللہ خانصاحب سے یہ مجھکو اُمید نہیں ہے کہ وہ ان حضرات کی تکفیر فرماکر مولوی احمد رضا خانصاحب کے ساتھ ہونگے، اُن سے مقابلہ فقط اسی بنا پر ہوا کہ اُنکی نسبت یہ امر مشہور کیا گیا تھا کہ وہ عبارات کفریہ کو تحذیر الناس وغیرہ میں دکھائیں گے سو الحمد للہ تعالیٰ کہ مولوی صاحب نے اُس سے صاف انکار فرمایا۔ واللہ تعالیٰ ھو الہادی وعلی رسولہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

بندہ شیخ عبد الغنی تاجر خورجہ
۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۹ ہجری نبوی

چند کتب در رد احمد رضا خانصاحب بریلوی رد بدعات

الشہاب الثاقب ۶ر	نار الغضا ۱ر	براہین قاطعہ عہ
المہند علی المفند ۶ر	تنزیہ الالہ السبوح ۳ر	تقویۃ الایمان عہ
اسکات المعتدی ۳ر	السحاب المدرار ۶ر	،، خورد ۳ر
انصاف البری ۱ر	توضیح المراد ۲ر	جہد المقل حصہ (۱) ۶ر
تزکیۃ الخواطر ۴ر	بدعات	،، ،، حصہ (۲) ۱۰ر
سبیل السداد ۴ر	اصلاح الرسوم ۶ر	حق السماع ۲ر
		قطوف دانیہ ۲ر

مذکورہ بالا اور ہر قسم کے قرآن مجید و حمائلیں مصری و مترجم و کتب درسی و غیر درسی، اردو، فارسی، عربی ملنے کا پتہ
منیجر کتبخانہ مطبع قاسمی دیوبند ضلع سہارنپور